



حضرتی اللہ علیہ و سلم کے
علمائے کمال کی تاریخی چیزیں

شیخ عبد الفتاح حافظ عدود زیر شناسنامه

اس کا تجھیہ ہوا کہ اسکے حصول علم کی طرف
منوجہ ہو گئے اور دین کا فہم بڑا کرنے کے لئے ایک
دوسرا کام لکھانے لگے، حتیٰ کہ تھوڑی کم مدت
میں عامی زبان کو سخنگر دیا۔
حافظ نذر علیؑ نے اپنی کتاب "ز غیثہ" میں

حافظ سدری نے اپنی کتاب راجحہ، یہ
میں علم کے بیان میں داعم چھپانے سے ڈالنے کے
بیان میں لکھا ہے، اور اسکی طرح، علیشمی نے "معاونہ"
کے اندر کتاب "علم میں" جو نہ جانے اس کو سمجھانے
کا مقصود دل کی حدث ذکر کیا ہے۔

کے باب میں اذیل کی حدیث ذکر کا ہے یہ
علقہ بن محمد بن عبد الرحمن بن ابریخی نے اپنے
والد اور دادا عبد الرحمن بن ابیرعنی رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکہ ان
تقریر فرمائی، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و شکرانہ بیان کرنے
کے بعد بعض مسلمان بنا عتوں کا ذکر فرمایا اور ان کی
خوبیوں کی تعریف فرمائی، پھر فرمایا: "ایسے لوگوں کو
کیا ہو گیا ہے جو اپنے پڑوکیوں کو دین نہیں سمجھاتے
اور نہ ان کو تعلیم دیتے ہیں نہ ان کو سمجھاتے ہیں نہ
اصحی کاموں کا حکم دیتے ہیں نہ برے کاموں کے
روکتے ہیں تیسے لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو اپنے پڑوکیوں
کے سمجھتے نہیں اور نہ دین کی سمجھتے حاصل کرتے ہیں
نہ سوچتے و تجھے جدا گئے ہیں ۔

نہ رکی قسم کچھ لوگ اپنے پڑوں کو
ضرور سکھائیں گے اور ان کو دین سمجھائیں گا ان
کے اندر فہم پیدا کریں گے، ان کو شکیوں کا حکم دیا
گے، برائیوں سے روکتیں گے، اور یقیناً وہ ایسے
لوگ ہوں گے جو اپنے پڑوں سے سمجھیں گے
دین کی سمجھ پیدا کریں گے، اگر وہ ایسا نہ کریں گے تو
میں ان کو جلد ہی دنیا میں ضرور نہ رکوں گا۔

باقی صد اے پر
لئے اس قول کو ہام قرآنی تابعیت اپنے حقوق میں دکھلای بے۔
جسے ترقیتی تربیت میں اور امدادگاری کی طور پر ادا کر رہے
تھے تربیت میں یعنی حضور ﷺ کا لفظ تھا۔

اس سے قبل قرآن و حدیث کی روشنائی میں
آپ ملک اللہ علیہ وسلم کی صد از صد حکمت و تدریس
پر تو روشنی ڈالی گئی تھی تاہم اب نہ لے اس کا کیا ثبوت میشی
کیا وہ آئندہ سطروں سے بخوبی داصحح ہو گا۔
بنت بونجی کے بعد ملکہ تانتنے پر آئندہ کی
صراح و اصلاح کر دیا اور آپ ایک بے قابل معلم ہی زادہ
معلم جو قیامت تک کے آئے ہوئے معلمون کے لئے
نور ہیں حضور مصلی اللہ علیہ وسلم کی بنت سے پہلے
انساخت کیا حال تھا اور آپ مصلی اللہ علیہ وسلم
کی بنت کے بعد وہ کس جانہ بخایہ بیوی بونجی اس پر ایک
ظہر از نظرزادیت سے اندرازہ ہو چکا ہے کہ آپ
کی آمدتے دنیاۓ اسارت میں غلطیم انقلاب بیدا
کر دیا۔

اگر ہم حضور مصلی اللہ علیہ وسلم کی بحث کے
جدیدی نوع انسان لے تھام و رہنمائی کے چونے
دیکھئے میں اس کا سرسری جائز ہے میں تو میں علوم
بڑا کر دئے اس مردمی پے شان کی علت کی
بہ سے بڑی دلیل ہے جس کے ساتھ وہ تمام
بڑے بڑے لوگوں کی افسوسات کا
تعلیم و تربیت کے بعد ان اور اس کی تاریخ میں

وہ ایک بڑے شہر اسے دیکھ
دیتا کیا تاریخ میں کوئی سال اس کا نہ تھا
ہر دن کہنا ہے جس کے باخوبی اتنی بڑی اور
راست بالائی داد میں لوگ تباہ ہوتے تو سبھی کوئی رعن
بر تنے سے سختی کے ساتھ ڈنایا۔

اسر شہزادے میں

شرط ایجنسی

- ۱۔ پانچ کاپی سے کم کی ایجنسی جاری نہیں کی جاتی۔
- ۲۔ فی کال ۰٪ / ۱۵٪ R.D کے حوالے زرمانہ بیشگی روانہ کرنا ضروری ہے۔
- ۳۔ کریشن جوابی خط سے علوم نہیں۔

نرخ اشتہار

- ۱۔ تعریف بیات کافی کام فی سینٹی میر اندر وی صفو ۳۰ R.S.
- ۲۔ کیشن خدا داشاعت کے مطابق ہو کا جو آرڈر رئیس پر معین ہو گا۔
- ۳۔ اشتہار کی نصف رقم بیٹھی جمع کرنا ضروری ہے۔

بیرون ملک خارجہ میں

Mr. TARIQUE HASAN ASKARI SB.
P.O. Box No. 842
MADINA MUNAWWARAH-(K.S.A)

مدینہ منورہ

MR. M. AKRAM NADWI
O.C.I.S.
St. cross college
Oxford OX1 3TU-U.K.

بڑستانیہ

MR. M. YAHYA SALLO NADWI SB.
P.O. Box No. 388
Vereniging
(S. AFRICA)

ساؤتھ آفریقہ

MR. ABDUL HAI NADWI SB.
P.O. Box No. 10894
DOHA-QATAR

قطر

MR. QARI ABDUL HAMEED NADWI SB.
P.O. Box No. 12525
DUBAI-(U.A.E.)

دبئی

MR. ATAULLAH SB.
Sector A-50, Near sau Quater
H. No. 109 Town Ship Kaurangi
KARACHI-31 (PAKISTAN)

پاکستان

DR. A.M. SIDDIQUI SB.
98-Conklin Ave
Woodmere
NEW YORK 11598 (U.S.A.)

امریکہ

۱۔ درس حدیث	شیخ عبد الفتاح الجندہ
۲۔ اتحاد کی دعوت	محدث
۳۔ انسانیت کی بے اہم ضرورت	حقیقت مولانا یاہ بوس علی ندوی
۴۔ آئین خیر البشر چاہیے (نظم)	آئین خیر البشر چاہیے (نظم)
۵۔ ندوۃ العسلماں کا پیاسا	مولانا عبدالمالک جد دریا بادی
۶۔ اسلام میر انتساب	هدی داج
۷۔ محمد طیف میر	اقبال کا پیام عصر حاضر کے نام
۸۔ سید الرحمن سعدی	سید الرحمن سعدی
۹۔ ایک شب کو ڈیور کے دام میں	مولانا محمد خالد ندوی غازی پوری
۱۰۔ مولانا عبد القادر ندوی	مولانا عبد الحق میان
۱۱۔ ان اللہ کو یہ نیظہ خارجہ دعست	بروفیسر حکیم نیر و اسٹلی
۱۲۔ عالیہ شکریہ	میدا شرف ندوی
۱۳۔ حقیقت شکر	سوال وجواب
۱۴۔ سیرت ہبھی کا ایک افسوس کا واقعہ	محمد طارق ندوی
۱۵۔ مطاععہ کی میر پور	محمد شاہنہدوی، مولانا افیون محمد ندوی
۱۶۔ حسین باری تعالیٰ	شیخ علی طنطاوی
۱۷۔ حسین رہب پتال گذصی	حسین رہب پتال گذصی

اتحاد کی دعوت

سب سے زیادہ اکسان فرم، موثر قابل قبول اور دل میں اتر جانے والی بات، اتحاد و اتفاق کی بات ہے۔ قرآن و حدیث سے ثابت تاریخ عالم اور تاریخ اسلام میں جس کی پڑا روں مثلاً میں موجود، تحریرات و متأدبات جس کے شاہد ہے جو شے خود و بزرگ سب جس کے قال، ہر وعظ کا موضوع، ہر تقریر کا عنوان، بہت سے اخبار و مجلات کا نام، لائق ادا بخنوں اور انتظامیوں کا شعار۔

لیکن گر کہیں خلوت میسر ہو تو اپنے دل سے بوجہ "دنیا کی یہ سب سے زیادہ تتفق علیہ" بات عمل کی دنیا میں سب سے زیادہ مختلف فیروزیوں سے؟ اتحاد کی دعوت جتنی عام ہو رہی ہے اسی درجہ علی زندگی میں اختلافات و افتراق کی آئندی تیزیوں ہوئی جا رہی ہے؟ مسلم مالک کے آپس میں تنازعات ملک اور طرز فنکر کے اختلافات اپنی جگہ پر ہیں، ان کو سردت نظر اداز کیجئے کیونکہ ان کی جڑیں بہت گہری، ان کے تاریخی پس منظراً درسی مصالح بہت بیچرہ اور لمحے ہوئے ہیں اگلکو سرست اپنے ملک اور ایک زبان بولنے والے، ایک ملک بکپڑا مسلمانوں سے ہے جن کے مسائل و مشاکل بخاں ہیں، اغفار کی سازشوں کے سب بخاں خود پر شکار ہیں، ان کے ملی وجود کو نیت و نابود کرنے کے جو جان بناۓ گئے اس کی لذب پر یکساں ہے، اتفاقی، فعلی، اقتصادی ہر اعتبار سے ان کو تباہ کرنے کا مخصوص ذریعہ عمل ہے، اور کوئی گروہ اس سے غنومانہ نہیں ہے، پھر بھی کسی مسلم پر تفق ہونا کیا مغنا ہے، مسلم میں ہر ایک اپنے تصورات کی جہار دیواری میں مصروف ہے۔ "اک اندیا" فرم کی تعبیت اور جائیں اجلس اور مجلسیں، کوں لیں اور پارٹی بھی ایک دو نہیں متعدد ہو جو دیں، اور سب اتحاد کی داعی ہیں، وحدت ملی ہر ایک کا شعار ہے، ہمیں نہیں بلکہ ان احزاب و تنظیمات کی سربراہی کرنے والے سب ہی مقرر و نظر ہیں، زبان اور قلم کے دضی، دور میں اور دور اندیش، ماضی سے واقف، حال سے آگاہ، مستقبل کی پیش بندی کرنے والے، اپنی مشنگ کے علاوہ ہر ایک کی رگ رگ سے واقف کیا ان کو نہیں حکوم کر اتحاد و اتفاق اگزار کا نہیں کردار کا طالب ہے، خود آئے بڑھ کر دوسری جانشون سے باہم کیوں نہیں ملاتے؟ قوم سے قربانی کا مطالبہ کرنے والے اپنی آنا کو قربان کرنے کے دوسروں کے ساتھ اختراع محل کیوں نہیں کرتے، کیوں ان کو اصرار ہے کہ اگر مسلمانوں کا کوئی مسئلہ حل ہو تو اس کا سہرا صرف ان کی جماعت کے سر ہوا اور ان کی پارچی کا نام سر بلند ہو۔ اور اگر یہ ہو تو فرمی سائل ایجمنیتی رہیں، جماعت بُرجنی سے افتراق و تشتت کا بازار اور گرم ہوتا رہے، گویا سروش بیب سے ان کے کاون میں آواز آرہی ہے،

لکھنور، جہاں ملائیں اپنے تو میں سائزد کی طرف کر کیں اسی سائز کی طرف کر کیں جس ہو جائیں اور راه عمل دیجی را ہے جو ان کی قیادت کی طرف سستقم ہے اور جب ہر جماعت اور پارٹی کے مکر کا نہایت بیکاری ہو تو بے چارہ مسلمان کو ہر جا گئے؟ اس صورت حال کی ایک تازہ شاخ پاکستان میں نظرؤں کے سامنے ہے، موجودہ حکومت نے یہ پاس کر دیا ایک ملک میں اسلامی قانون رائج کیا جلے ۱۸ اس کی مخالفت میں ایک بڑا جلوس اس جماعت کی طرف سے کلاغو قائم ری اس نام پر ہوئی کتنا نوں پر شریعت اسلامی کی بالادستی رہیا جائے، حکومت دینیہ سب اپنی لوگوں کے نفعے تھے۔ مگر اس کی مخالفت میں آج رسے آجے ہمی حضرات ہیں۔ ایسا کہل ہے؛ صرف اس لئے کوئی اسلامی قوانین کی بالادستی کا نظام رائج ہو۔ تو ہماری سر برستی میں، اگر کوئی دوسرا کر رہا ہے تو غلط۔ نام بخارا ہونا چاہئے کام خواہ کیسی کا ہو، صالح حکومت، صالحین کے باخوبی ملائیں۔ اور صافین کون ہیں؟ اور صاف ہونے کی سند کوں دے گا؟ پرچھی کی صورت نہیں۔ مگر ایک اس جماعت پر کیا لوقوف ہے، ارجاع میں بھی قمر گردہ کا نظر پر کیا

کل حزب بمالدیہم فرحون۔

انسانیت کی بے اہم صورت

عقیدہ، عمل اور دعوت

مرکز اصلاح و تبلیغ کے زیر انتظام ۱۹۷۵ء کو میونسپل پارک، لال باغ نکھنوں میں
ایک سے جلد، عام منعقد ہوا تھا جسے یہ مسلم بھی موجود تھے، اسے جب میر حضرت مولانا ید ابو عاصی
علی ہنچ ندوی مدظلہ العالی نے یہ جسم شا اور موثر تقریر فرمائی تھی، افادہ عام کی غرض سے
ام اس تقریر کو مدینہ ناظرین کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں زندگی گزارنے کے لئے بیان کیا اور اس کی ضروریات کو اس دنیا میں بڑی فیاضی اور فراوانی اور افراط کے ساتھ پیدا فرمایا۔ انسان کی ضروریات کیا ہیں اور ان کا سامان کس طرح میاگیا ہے۔ یہ جم اور آپ سب جانتے ہیں، جن لوگوں نے ذرا بھی اس دنیا پر غور کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ بن چڑیوں کی انسان کو سیکر دوں اور ہزاروں برکت کے بعد ضرورت پیش آئی ان کا اہتمام دنیا کی ابتداء کے ساتھ کر دیا گیا تھا، انسان ضروریات کے ہر تحریک و چلانے اور ترقی دینے کی صلاحیت اور محبت بھی انسان کی فضیلت میں دلیعیت کی اور اس کے لئے گروہ اور افراد پیدا کئے جوانے ان شجوں اور پیشوں کو اپنی اولادے ہمیزی بادہ عزیز رکھتے ہیں، حالانکہ ان میں سے بعض ایسے کام ہیں جن سے ہمیں ہے، انسانوں کے معمولی ذہن بھی اسے مانتے کر

کی جوانانوں کو تبلاتی رہے کہ یہ زندگی مہاری
تا بحدار ہے لیکن تم کسی اور کے تابحدار ہو) اور انسان
زندگی حیوانیت سے بہت ممتاز اور ایک بڑے
منصب کی مالک ہے دنیا میں گاڑیاں چلانے اور
سموئی معمولی سفروں کے لئے طرح طرح کے انتظامات
 موجود ہیں، لیکن میں پوچھتا ہوں کہ زندگی کا سفر بھی
 کوئی اہم رکھتا ہے یا نہیں؟ میں اس کے مانندے
 کے لئے تیار نہیں کر زندگی کا اتنا بڑا سفر بغیر کسی ادارے

مرکز اصلاح و تبلیغ کے زیر انتظام افرادیہ کو میں پل پارک، لال باغ نکھنوں میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا تھا جسے یونیورسٹی میں موجود تھے۔ اسے جلسہ میں حضرت نولانا یاد بوسنے سے علی حسنی ندوی مدظلہ العالی نے یقیناً اور موثر انقدر فرمائی تھی، افادہ عام کی غرض سے ہم اسے تقریر کو دریں ناظرین گر رہے ہیں۔ (ادارہ)

انسانیت کے سارے عالم کو اپنا پیغام دیا اور فرمایا
اگر میرے پاس وہ لوگ آئیں جو زندگی میں ہوں
کے مقابلے میں قناعت اور خود غرضی کے بجائے
بے نفعی اور نفس پرستی کے بجائے خدا پرستی کو
ترجیح دیں جن کا مقصد حیات دینا میں حشرات الائچی
کی طرح جیتا، شکاری عقابوں اور درندوں کی
طرح دوسروں کو پھاڑ کھاناز ہو بلکہ وہ اپنی زندگی
سے انہوں کو انسانیت کا مقام اور اصل مقصد حیات
یاد دلائیں اور ان کی حقیقت بتلائیں کہ وہ دنیا میں
خدا کے نامب اور اس دنیا کے امیں و منتوںیں اور
تمہارے لئے اللہ نے جو مقدار کیا ہے اس کی وسیعیں
اس محروم دنیا سے بالآخر میرے
سردار انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

وسلم جس زملے میں بجوت ہوئے اس وقت دنیا
میں سب کچھ تھا۔ ملک تھے، قومیں تھیں، حکومتیں
تھیں، لیکن کوئی ایک جماعت ایسی نہ تھی کہ انہی ذات
اور اولاد کے علاوہ انسانیت کی فکر مند ہو، انسان
بھیریوں کی خصلت اختیار کر جکھا تھا جس کا کام اپنے
پھول کو پالنا اور دوسروں کو بھائیزا تھا۔ کروں تو یہ
میں کوئی ایک آدمی ایسا نہ تھا جو دنیا کی اس نازک
گھری کو محسوس کرتا، اسی لئے لوگوں کو آپ کے مقصد
کو سمجھنے میں بڑی وقت اور کشکش ہونی کیوبکہ اس وقت
انسانیت دنیا کی ایک نئی نئی ہوئی تھی، ایک دوسرے
کو اپنا گاہک سمجھتا تھا انسانیت کی روح رزراہی تھی
بڑے بڑے فلسفی شاعر اور حکماء اس اضطراب سے
نا آشنا اور خطرے میں ناواقف تھے۔

انسانیت کے سارے عالم کو اپنا بیغام دیا اور فرمایا
اگر میرے پاس وہ لوگ آئیں جو زندگی میں ہوں
کے مقابلے میں قناعت اور خود غرضی کے بجائے
پی رضی اور نفس پرستی کے بجائے خدا پرستی کو
ترجیح دیں جن کا مقصد حیات دنیا میں حشرات الاش
کی طرح جیتا، شکاری عقابوں اور دردروں کی
طرح دوسروں کو پھاڑ کھاناز ہو بلکہ وہ اپنا زندگی
سے انہوں کو انسانیت کا مقام اور اصل مقصد حیات
یاد دلائیں اور ان کی حقیقت بتلائیں کہ وہ دنیا میں
خدا کے نائب اور اس دنیا کے امین و منور ہیں اور
تمہارے لئے اللہ نے جو مقدار کیا ہے اس کی وعیں
اس مجدد دنیا سے بالآخر ہیں۔

سردار انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم جس زملے میں موجود ہوئے اس وقت دنیا
میں سب کچھ تھا۔ ملک تھے، قومیں تھیں، حکومتیں
تھیں، لیکن کوئی ایک جماعت ایسی تھی کہ انہی ذات
اور اولاد کے علاوہ انسانیت کی نکوند ہوا انسان
بھی یوں کی خصلت اختیار کر چکا تھا جس کا کام اپنے
پھول کو پالنا اور دوسروں کو پھاڑنا تھا۔ کروڑوں نسلوں
میں کوئی ایک آدمی ایسا نہ تھا جو دنیا کی اس نازک
گھری کو محسوس کرتا، اسی لئے لوگوں کو آپ کے مقصد
کو سمجھنے میں بڑی وقت اور شکش ہوئی کیونکہ اس وقت
انسانیت دنیا کی ایک نئی بنی ہوئی تھی، ایک دوسرے
کو اپنا گاہک سمجھتا تھا انسانیت کی روح لرزدی تھی
جسے بُرے فلسفی شاعر اور حکما، اس اضطراب سے
نااُشننا اور خطرے سے ناواقف تھے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا
کی اس ذہنیت کے بنے کے لئے ایک ایسی جماعت
بنائی جس نے ایمان، یقین، عمل اور دعوت کے
مجموعہ کی قوت سے اس بات کا فیصلہ کیا کہ انسانیت کو
ہلاکت اور تباہی کے سمندر میں ڈوبنے سے بچائیں
جسے آپ نے ایسے بے لوث اور جاں بارگروہی سکیں

بادہ بڑے استیاق اور توقعات کے ساتھ تقسیم
کو انجام دے اور بزرگی کی نظر میں کی نظر برداشت میں
اُنہاں کے خبطے اور بڑے مفکر میں کی نظر برداشت میں
اور نیک کاروبار پیدا کرنے کی کمیں دعوت موجود میں
پڑھ جیکن ہم بڑے مایوس ہوں کہ اگر تم خلوص

کی تغییبات کا مجال پچاہا ہے لیکن انسانی خوبیوں
بڑی خدمت اور باخبر زندگی کی نظر میں کی نظر برداشت
دہنہاں میں صادق "الحمد" مارچ ۱۹۵۴ء

توبہ
توہ بقول ہونے یا نہ ہونے کے متعلق نظام الدین
اویا اُنے ایک عجیب بات فرمائی ہے کہ اگر کوئی
سفر اُن سفر کی مزروت نہیں پیدا کرنا چاہے کہ فلاں ہٹانا کرنے کے بعد
چوتھے کی بھی وہ قبول ہوئی تھی کہ نہیں اس کا معیار
اس وقت اگر نہیں پیدا کرنا چاہے کہ فلاں ہٹانا کرنے کے بعد
استقبایہ کی اس ستر غیریقینی پیدا کرنا چاہے اس کا معیار
نہیں کھل دیتا ہے۔
بزرگو اور عزیز و اورتی نے بیش دخوت
کو ان کے پھلوں ہی سے بھیجا تھا ہے دارالعلوم
درست ہے تو آپ اس کے سچل دندہ کرے
اچھائی برائی کے اور کوئی معنی ہی نہیں پیدا کر
اس کے کوئی اچھے میں یاد رکھو اس کے سچل دندہ کرے
اللہ کی رحمت اور سلامتی ہم پر اور
آپ پر آنے والوں پر اور ملائے والوں پر اور
ان پر جو دور درست سے کھنچ ملچھ کر رہتے ہیں اسکا کچھ
کرے گا، نہ مٹی اور جونے کے بننے ہوئے دنوں پر
کوئی کچھ کر آپ اچھے اور نہیں پیدا کرے۔ رحمت
ندہ تیک نام موجودہ طلب صرف تھم ہے جو
زین میں ذلکے گئے ہیں بالتفہیں ہیں جو بغایں
حکایت کی ہیں۔ ملکہ کی ساری آنے والی شفیعی
آپ ہی کے رہنگ میں پہنچ کر گئیں گی۔ آپ ہی
کے نقش قدم پر جیسا کیا کہ تالب میں
کاپڑہ۔ اس چاروں پاری کے اندر فصل بہار
کا دور دورہ۔ ایک عالم اپنے مصائب میں
بتلاوا مایوس، آپ کی محفل مبارک اور صدر
محفل مسعود

سو زول چائیے چشم نہ چاہیے
ہوں مدینے کی تکلیف میسر اگر
اپنی روداد عنیم میں سناوں کے
جس کی خاکِ قدم ہو یہ فاکِ شفا
ان کی محفل کے اواب کچھ اور ہیچ
جنہیں لہنہیں پیش تر چاہیے
میں گدائے دوڑا کو نہیں ہوں
ہو میسر زیمیں پکے زیر زمیں

گورہ کوٹھ میت کا بیر نہیں
سارا ماحول جملوں سے معمور ہے

دیکھنے کو کوئی دیدہ در جا ہے
ہم کو راستوں کی غلط روشنی

ہم کو کھوئی ہوئی روشنی چاہیے
مدحت سردی دو جہاں کیتے

صرف لفظ و بیان کا ستہاراہ لو

بیش کردہ: محمد ابوالحسن۔ مقصدم مہمد۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء راجحہ

نعت کئے کو خون جسٹر چاہیے

دیں ایمانیں دوستوں اور وطنی بھائیوں سے

ہنہاں کو آج ہر خرضے کے لئے میان اور ہر مقصد کے

لئے منصوبہ بنا جائیا ہے لیکن کیا نہیں کا اصل کام

ادحققی مقصد اس قابل ہیں کہ اس کے لئے جی

حد و جهد کی جائے آج ملک میں اس مقصد کے

لئے کوئی سرگرم نظر جو جد و تحریک نہیں پاہٹ

جلغاں زندگی کو تباہی کی دعوت دینے اور اخلاق کو

بکھرے اور میانت کو طبلہ اور افس کی خواہات کو

پیدا کرنے کا سامان قدم پر بوجو دھے اور اسی

ندوۃ العلماء کا پیام

مَوْلَانَةِ اَعْبُدِ الْمَاجِدِ دَرِيَا بَادِیِّ

ذی القعده ۱۹۳۲ء کو مولانا عبد الماجد بیانی خان جن جن طبا اقمع
کے سالانہ جلسے میں نام کے ندوی علماء کی مدد و معاون سے متعلق نظام الدین
حقایق اس وقت اگر نہیں پیدا کرنا چاہیے کہ فلاں ہٹانا کرنے کے بعد
استقبایہ کی اس ستر غیریقینی پیدا کرنا چاہیے اس کا معیار
نہیں کھل دیتا ہے۔
بزرگو اور عزیز و اورتی نے بیش دخوت
کو ان کے پھلوں ہی سے بھیجا تھا ہے دارالعلوم
درست ہے تو آپ اس کے سچل دندہ کرے
اچھائی برائی کے اور کوئی معنی ہی نہیں پیدا کر
اس کے کوئی اچھے میں یاد رکھو اس کے سچل دندہ کرے
اللہ کی رحمت اور سلامتی ہم پر اور
آپ پر آنے والوں پر اور ملائے والوں پر اور
ان پر جو دور درست سے کھنچ ملچھ کر رہتے ہیں اسکا کام
رہتے ہیں اسچل دندہ کے کام اور بیام سے اتنا کہا جائے ہے
بزرگو اور عزیز و اورتی نے بھائیہ کے سچل دندہ کرے
پیدا کرنا چاہیے (مولانا اشرف علی تھاولی)

بزرگو اور عزیز و اورتی نے بیش دخوت
کو ان کے پھلوں ہی سے بھیجا تھا ہے دارالعلوم
درست ہے تو آپ اس کے سچل دندہ کرے
اچھائی برائی کے اور کوئی معنی ہی نہیں پیدا کر
اس کے کوئی اچھے میں یاد رکھو اس کے سچل دندہ کرے
اللہ کی رحمت اور سلامتی ہم پر اور
آپ پر آنے والوں پر اور ملائے والوں پر اور
ان پر جو دور درست سے کھنچ ملچھ کر رہتے ہیں اسکا کام
رہتے ہیں اسچل دندہ کے کام اور بیام سے اتنا کہا جائے ہے
بزرگو اور عزیز و اورتی نے بھائیہ کے سچل دندہ کرے
پیدا کرنا چاہیے (مولانا اشرف علی تھاولی)

(۱) صدیقلہ مولانا سوڈی ندوی راجحہ دارالعلوم ندوۃ العلماء راجحہ

جس نے آسوہ صحابہ کو مفصل اور دلکش انداز میں پیش کیا، جنہوں نے جہا جرین اور الصار اور خلقا کے راشدین کی جیتی جائی تصوریں تیر و سو برس کے بعد اپنے قلم سے پیچ کر کھدیں اور حس فلسفی نے پہلے "لذہب و عقاید" کا تحفہ پیش کیا اور پھر سیرت النبی جلد سوم میں معجزات پر فلسفہ جدیدہ کی روشنی میں مقابلہ کرنا پڑی ندویت کا حق ادا کر دیا، ان سب کو کوئی سجدانا چاہے بھی تو کیونکہ بخلافتے؟ مجھے بتایا جائے کہ بالکل جدید قسم کا علم کلام بخشنودہ والوں کے اور کس نے پیدا کر دیا ہے؟ تاریخ، ادب، سیرت ہر شے کو کلامی رنگ میں رنگ دینا، بجز آپ کی برادری کے اور کس کے حصہ میں آیا ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات مبارک اور صحابہ کرام کے سوانح اس تفعیل، اس جمیعت اس استناد کے ساتھ اردو بھی میں نہیں، میں کہتا ہوں کہ دنیا کی کسی زبان میں بجز آپ کی جماعت کے اور کون لا یا ہے؟ آج ملک کا تعلیم یافتہ طبقہ کسی نہیں سے ادارہ کے علماء سے سبے زیادہ تسلیم و تشریفی پارہا ہے؟ آپ کی برادری کے ان ارکان کا فیض ہندوستان ہی کے تعلیم یافتہ گروہ تک محدود نہیں رہا۔ مصراور ترکی اور افغانستان اور جاوا اور سماترا، اور خود یورپ کا علمی طبقہ آپ کے ندوہ کے انوار سے، دارالمصنفین اور معارف کی راہ سے برابر متین ہو رہا ہے۔

بھر عالمگیر اور رقیات عالمگیر سے متعلق جدید ویقق تحقیقات جو آپ ہی کے ایک فرونے کی ہے، سلطھی منظر کو دین کی راہ سے الگ مسلم ہو گی۔ لیکن اسی نظر میں ذرا عمق پیدا کر لیا جائے تو ایک مسلمان اور بھروسہ اونک زمیں جیسے متنقی دیندار فربان رواکی نشرت دھمایت،

علوم ہو گی، بلا واسطہ نہ ہیں، بالواسطہ سہی کافی نہیں

کی طرف دوڑنے اور غفل خود بخوبی کرنے شروع کر کے اگر بھن غفل معلم اندیش پر اعتماد کر کے یہ سوچتے ہیں رہتے کہ بے کار دوڑنے سے ماحصل کیا تو قتل اس قیامت تک نہ ٹوٹتے۔

نظر کو اور وسعت دیجئے، آپ جیکہ برادری کا ایک دن جس نے دہن سے ہزاروں میل دور جا کر "خی دنیا" میں بھوپنج کر جانے دین کا پیغام ہزارا ہزار کافی تک پہنچایا، ہزاروں دنوں میں اسما، اور بعد ازاں بانوں سے اس پر ایمان لئے کا اقرار کرایا کیا یہ سعادت بجز آپ کی جماعت کے، الہمنت کے کسی اور گروہ کے نسب میں آئے سرو میں کو را کیجئے تو وہ معصومیت کا پتلہ عن الرحمٰن نگرائی اخلاص میں ایثار میں، درود مدد میں دینداری میں، سادگی میں آقوی میں کسی سے پچھے تھا؟ اسے آپ کسی کے سامنے لانے میں بھکپا اور شرم کیوں رہے ہیں؟

دین کی خدمت کا حصر بھن آسیف تایف خصوصاً کلامی رنگ کے اندر نہیں، گو مقاصد ندوہ اسی سبق اور اہم شعبہ دین تک محدود ہیں، آپ کے دارالعلوم کا طرہ افتحاریہ ہے کہ اس کے خلافیوں اور فارغوں نے جد و علم سے نکل کر دا سرہ علی میں بھی اپنے بھوجہر کھائے اور یہاں بھی ان کے بھوجہر کے مقابلے میں ماندہ پہنچنے پائے ۱۹۲۵ء میں جب تحریک خلافت کے حదر نے گردہ دلوں کو بھی زندہ کر دیا اور ۱۹۳۵ء میں جب مسئلہ جماعت کے ایک عالمگیر فقہ کی صورت اختیار کر لی، ان دونوں موقعوں پر آپ ہی کا خاموش و عزیز گزیرے سید الطالثہ ایک بار بحثیت دکن و قد اور وسری باز بحثیت کیس و فرمہندوستان کے مجاہد اعظم محمد علی کا رفیق و مدد و مشتھ پھر اسی تحریک خلافت کے زمانے میں سالہاں تک

علوم ہو گی، بلا واسطہ نہ ہیں، بالواسطہ سہی کافی نہیں

کے متعلق رکھنا اللہ ہی سے متعلق رکھنے کے حکم ہی ہے اور سلسلہ دارالمصنفین سے باہر افغانستان پر آپ ہی کے انوار کی جوشعا عیسیٰ پڑھ رہی ہیں کوئی ان کی طرف سے کیونکر آنکھیں بند کرے؟ ایک نہیں ماٹا، اللہ تین تین ندوی عزیز و ہاں جس طرح اپنے کو سنن و احادیث، آثار و سیر، یہ تھی وابن اہبھر کی خدمات کے لیے وقف کئے ہوئے ہیں اور جس طرح ان کے ہاتھوں یہ دوستی بے بہا مصروف جماعت اور تمام ممالک اسلامیہ کے ہاتھ لگ رہی ہے ان کی طرف سے کوئی اپنی روشن و بنیا دیکھتی، مکھاتی آنکھوں کو کیسے انداختا بنائے؟ آپ ہی میں سے کچھ حضرات ایسے بھی ہیں جن کا آغاز بڑا شاندار اور امید افراد تھا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ بڑھاپے سے بہت قبل عین عالم شباب ہی میں یہ حضرات پیش ہر چلے گئے یا جوانے ہونے سے قبل ہی بوڑھے ہو گئے مولوی نیا الحسن علوی، مولوی جواد علی خان عالی، مولوی غلام احمد حشی، خواجہ عبد الوحدہ، مولوی عبد الباری وغیرہ ہم اسی فہرست میں آتے ہیں۔ مایوس نہ ہو جی کیا عجب ہے کہ سو کئے دھانوں پر اب بھی بیانی بڑھاے اور دین کی فہرست ان کے دلوں کی جنمیں کو ان کے قلم کی جنمیں میں تمدیل کر دے ان میں سے بعض اپنے اپنے رنگ میں اب بھی اسلام کی نہ سہی اہل اسلام کی خدمت کر رہے ہیں لیکن وقت کی ضرورتوں کا تقاضا کہیں زیادہ شدید ہے ہم کے سخت، حالات نازک اور فضاناً سازگار کا ضرورت ہے کہ دین کے شکر کا ایک ایک پا، ہی بوڑھا ہو یا جوان، آزمودہ کار ہجہ یا نوشن، پہلوان ہو یا ناتواں، اپنے اپنے زادیہ سے نکل کر بے تھاشا اور دیوانہ وار میلان کی طرف پکے ہیں تختہ گردہ علم پر پیدا ہم چو یوسف شیر و سراید و دیر جیسے متنقی دیندار فربان رواکی نشرت دھمایت،

تعیہ بیاتِ تکمیل

نکل نکل کر دوڑے اور اسلام کی پکار چھپت
چھپت کر بڑتے۔
وجال کی ذریت بڑھی اور بڑھتی رہی
یا جو حیث بھی اور بھلی رہی، حکمت کاملہ کی مشیت
کو جب لوح دا برائیم خلیل، یوسوس و موسیٰ کلیم
علیہم السلام کی مخلصانہ دعویٰں نہ روک سکیں
تو ہم عاجز و ضعیف ہے بُنیان فبے سرد سامان
نا تو ان کی کیحیت اور کیا بساط ہےما
لیکن میں آپ سے پرچھتا ہوں کہ تکلف اور
انکسار پر طرف اس دور میں سب سے زیادہ
 مقابلہ اس فتنہ عظیمی اور ورطہ بُری کا اہل نہ
میں سے کس نے کیا؟ یہ سید سلیمان ندویؒ^ج
جو آپ کے سامنے موجود ہیں ان سے بڑھ کر
اس میدان کا کوئی سپاہی سارا ہندوستان
پنے طول و عرض میں دکھا سکتا ہے؟ الہ ندوہ
کی راہ سے ہمارت کی راہ سے قابل رشک
سیرت النبی کی راہ سے، خطبات مدرس کی راہ
سے، اپنی صدیا تحریروں اور تقریروں کی راہ
سے۔ اللہ کے دین کی جو خدمت اور ناموسیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو منصوت اس ایک اللہ
کے بندے نے اپنے مخصوص سنبھیڈہ و علمی رنگ
میں کیے اس کی کوئی دوسری مثال آپ
بڑی بڑی خانقاہوں میں گھوم پھر کے بڑے
بڑے مدرسوں میں تلاش و استجوکر کے
بڑے بڑے جتوں اور دستاروں کا
جاڑہ لے کر بھی بتلا سکتے ہیں؟ ہمارت
کا ابتلاء بھی عجیب ابتلاء ہوتا ہے۔ آج انکھوں
پر بردے جو بھی چاہے ڈال لے جو ہمیشہ
زیرِ تعاب نہ رہے گا۔ ”کل“ انشاء اللہ آپ کی
جماعت کے لیے یہ فخر لس کرے گا کہ آپ نے
ایک سید سلیمان کو پیدا کر دیا۔ اور اس سالِ زیفال
کے ساتھ اس کے رفقاء کو بھی منظر انداز نہ کیجئے

کی رعایت۔ نہ مقلد وغیر مقلد کے درمیان تفرق۔
نہ دہابی و بدعتی کا انتیاز۔ آج علم غیب رسول اور
امکان کذب باری پر جھٹ کون کرتا ہے؟
آج ان راستوں سے کون آپ کے ایمان کی دولت
پر ڈاکڑا تاہے؟ اب تو جو سوالات تھیں
استہزار، طنز و تحقیر کے ساتھ ہیش ہو رہے ہیں
وہ اس قسم کے ہیں کہ (الْعَوْذُ بِاللّٰہِ) یہ کیسا خدا ہے
جس نے نیکی کے ساتھ بدی، خیر کے ساتھ شر
کو بھی بیدا کیا ہے؟ یہ کیسے انبیاء تھے (مَعَاذُ اللّٰهِ)
جن سے بڑھ کر محیرات آج سائنس کا ہر شعبہ میں
دکھارا رہے ہے؟ خالق کائنات کا موجود کہاں سے
ثابت ہوتا ہے؟ اور کسی واجب الوجود کا وجود
سرے سے ہے بھی یا نہیں؟ کہیں ہمارے
ہی وہاں نے خود تو ایک خالق کی خلائق تھیں
کری ہے؟ یہ وہ جعل ہیں جو شاخوں نہیں عمل ہے
نمہبکے قلب پر دین کی اساس پر ہو رہے ہیں
اور ہر راہ سے ہو رہے ہیں۔ تاریخ کی راہ سے
ادب کی راہ سے، سیرت کی راہ سے، شعر کی راہ
سے، انسان کی راہ سے، محافات کی راہ سے، فلسفہ
کی راہ سے، سائنس کی راہ سے، عرض ہر سمرت سے
ہر راہ سے (مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسُدُونَ)
سارے دوسرے فتنے اگر محض فتنے تھے تو یہ
”عطا فتنہ“ ایک فتنہ قیامت! اللہ تعالیٰ کی
بے شمار حریتیں اور بے حساب برکتیں نازل ہوں،
مولانا شاہ محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ پر کہ
خدمت اسلام کے دلوں اور حمایت دین کی
رزق سے بے قرار ہو کر مجلس ندوہ کا نگہ بُنیاد
رکھ دیا۔ رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوان کے
سارے مخالفین زمیقوں اور کارکنوں پر ہوا نا
شبلی نعمانی پر اور ان تمام زندہ اور مرحوم
حضرات پر جو در من الصاریح (بِاللّٰہِ) کی
حدائقے قلبی سن کر اپنے حجروں سے دیوانہ وار

دوں کو گرمایا، شکھیں نے دشمنوں کے سروں کو
چکلا، کوئی جہاد و قتال کا مردی میدان، تو کوئے
رہبیر میت و ترجمان القرآن اجنبت کی خرماداری
کی نئے کی خون کے فواروں میں ہانہاکر، تو کسی
نے کاغذ کے صفات پر خون جسکر کے تطریات
بہاہیا کر ندوہ جس دقت عالم وجود میں آیا، دالِ العلوم
کی بنیاد جس دم پڑی، دیوبند کا قابل مدد رادرست حق
ہزار فخر بد رسے موجود تھا، رامپور تھا، بہار پور تھا
ذنکی محل تھا، اور وہی دلی مركز موجود تھے ندوہ کی
ضدروت پھر بھی باقی تھی۔ ندوہ خود مستقل اور نہیٰ
ضدروتوں کو پورا کرنے کے لیے آیا کسی معاملہ ادارہ
کی شاخ بننے نہیں آیا۔ حسن بصری و جنید بغدادی
بنخاری و سلم، ابو حییہ و شافعی رحمۃ اللہ علیہم مجمعین
سے دوسرے کے بعد ابوالحسن اشعری اور ابوالبکر
باقلفی ابو حامد غزراںی اور فخر الدین رازی شاہ ولی اللہ
دہلوی اور رحمۃ اللہ علیہ اجر مکنی کی جگہ بہر حال غالی
تھی۔ یکن عرصہ تک خالی نہیں رکھی جا سکتی تھی
ٹکیک دارتیاب، دہریت والحاد،
فرنگیت و مادیت، دجالیت و یا جو جیت کا
بے پناہ سیداب بڑھا ہوا چلا آرہا تھا مبارک
تحیں وہ آنکھیں جنھوں نے اس کو دیکھا، بجانپا،
مبارک تر تھے وہ ہاتھ جو فوراً بند کے باند منے
میں لگ کے۔ فرقہ اسلامی کے ہاتھی تفرقے
اب تقویم پارینے ہو چکے تھے۔ اب معاملہ ہاتھ
میں لگکی ہوئی پھانسوں اور پیسوں پیچھے ہوئے
کانٹوں کے نکالنے کی حسٹے گزر چکا تھا۔ اب
وقت دل اور دماغ اور جسکر، اعضائے رئیس
کے بچاؤ کا تھا۔ اب حملہ اس تنظیم الشان وہیت ناک
قوت کا شروع ہو چکا تھا، جس کی اثر درہاں
شعلہ شاہ تو پس کے ہدف براہ راست دین
کے سینے تھے اور اہل ایمان کے سینے۔ یا جو جیوں
کا غول وہ ہے جسے نہ شیعہ کی مروت نہ مختزلی

جس نے صرف اپنے ضلع میں کانگریس اور خلافت کا حامی انتہائی تنظیم و خوش اسلامی کے ساتھ

چلایا، بلکہ سارے صوبہ سارے ملک کے لیے

ایک نوادرت اٹم کر دیا اور صدر امان ملت -

علی یادداں کی زبان سے بارہ سند امتیاز مالی

کی، وہ ہی حضرت یہ جن کا انتساب آپ نے

بالکل بجا طور پر آج اپنے جملے کی صدارت کیلئے

کیا ہے۔

اور آج چڑھے جس سخیگی اور شکری

کے ساتھ آپ کے ایک بھائی مولوی اکرم ان عالم

مل رکھے کافر فشاکا کے اثر بے کاری ہے جو ہمیں

کی زد جہاں بھی اور جب بھی دین پر پڑتا ہے،

جس انہاں اخلاص و تندہ ہی کے ساتھ مولوی

شبی مسلم مسلم کے میر میں درس چلا رہے ہیں

اور جس خوبی دخوش اسلامی کے ساتھ آپ کے

ایک ذوق و فہرست میں احمد حنفی

نے مشاہد ملت محمدی کی سیرت تیار کر دی۔

یہ ساری جیہیں آپ کے خوازد آپ کی سیرت

کی ہیں، خوازد سرت کی جیہیں بے خود و بکر

ہو جانا خیطان کا کام ہے اور ان بر سیدہ شکر

بجالنا اور ان کا تذکرہ بطور تحریث نہ تھت

کرنا سلام کا شیوه ہے۔ خوش ہو جیئے اور

شکر کیجئے اور شکر کے مزید غتوں پر بایا

حق جائی۔ ووچ کچتے ہیں کہ اگر بڑی بڑی کر

عطا میں ترزیل کسی درجہ میں تو بہر جائے

آجاتا ہے اور بالآخر نہ سہی جب بھی کہ اس کی خاتمہ

سلامت رہتے ہیں تبیں پاتا، اس خیال کی واضح

عملی تردید اگر مقصود اور اس باب میں پورا

خرچ صدر اگر مطلوب ہوتا کوئی آکر بھاڑا

اس میں مولوی صورت اور صوفی سیرت کی

د) ماروچالا تا خیم ڈاکٹر سید اسحاق بن ندوی

ب) ۱۹۶۳ء ۱۹۶۱ء جا وہ اس وقت ناقص

ندوہ العمارت

آپ حضرات کی حیثت دینی کے اعلیٰ نمونوں کے
دوسرو اور آخری بات عرض کرنے
کا یہ ہے کہ آپ سب فرزندانِ ندوہ میں یہیں

کیا ہے جس میں تعلیم پا کر بہ ایس سی کی ڈگری ملت، اور سکنس کے بعد معاشر میں میں ساری بونیوں کے ساتھ ایک نوادرت اٹم کر دیا۔

پر اراداں کرام بخطہ طولیں ہو چلا۔ اور میں ایک ایسا انتشار کیا کہ جو کچھ کہہ کر جائے اور معاشرانہ کانی ہی ہمیں دانی ہے اور دوسروں کے لیے یا بھوجی فضا کے درمیان سانس لے کر کیم بدلی ایس کی دوسرے مصالح کی اور آج لئے بڑے اوارے

کی ذمہ داری اپنے سر لئے ہوئے ہے۔

از ارادے کے نام او کام ایک ایک کوئے کیاں تک گئنا اور کیاں تک کوئی ستاہی،

دہ بھی کچھ کہہ بھیں۔ تفصیل اگر شروع کی جائے تو

خطبے پسند و دے گزر کر ایک فہمیں دفتر جائے

محترم صرف دو باتیں عرض کر کے صدر معمر کیلئے

ماہول اور نہ ہمیں فشاکا کے اثر بے کاری ہو جو ہمیں

کی زد جہاں بھی اور جب بھی دین پر پڑتا ہے،

بہسل بات یہ ہے کہ ندوہ آپ کا ہے

آپ بھی اسے اپنا سمجھیں۔ بخشن زبان سے نہیں،

زبان عمل سے۔ مال مشکلات میں اس وقت

سارے ادارے بتلایاں اور بعض بڑے قدم

اورے تو گویا سک ہی رہے ہیں۔ ندوہ اس

علمگیر ایجاد سے سختی نہیں، اس کی اعانت

و امداد آپ کے اہم فرشتہ میں سے ہے۔ تکمیلی

زے زیادہ سہل و نیا میں کوئی کام نہیں، آج جو جائے

بنیاربی زمہداری محسوس کے موجودہ ہمہ داروں

اور کارکنوں پر لذامات رکھائے۔ کاش جائے

اس کے ہمیں سے ہر شخص صرف اپنے سے یہ سوال

کرے کریں نے اب تک ندوہ کی علمی امداد کی

کی ہے، اور آمدی کا لکھا حصہ اسکے نذر کیا ہے؟

ابنے خوشحال دوستوں سے کیاں تک امداد لائی ہے؟

ابنے وقت عربی کے گھنے ندوہ کے کام کیا ہے؟

کیا یہ ہے کہ آپ سب فرزندانِ ندوہ میں یہیں

نہ وہ کسی عمارت کے درود یاوار، اینٹ اور

سب و بیش آتا ہے تو تیرے ہیں جو کچھ مقام کا

اوران مقاصد کا خلاصہ صرف ایک ہے، دینی

خدمت، دین کا درود، دین کی حیات و نصرت

اور اعدادے دین سے مقابلہ، تعینی و تایف،

تمدیں، معافت، ملازمت کوئی سماں پیشہ

جب آنکھیں آخری بار بند ہوئے گئیں تو کسی

بن و بکھر کا جمال ان میں بسا ہو جب بگیں

کھنپنے لگیں، دم سینہ میں کھنپنے لگے اور آنکھوں

کل پہنچاں جوڑتھے لگیں تو بپر تیرا ہیں اور

دل میں تیری ہی بیاد اور جب حشر میں ایک

لغز شوں خطاوں سے درگذرا کرنے والے اخوت

اور محبت کی تصویر (جَحَمَاءَ بِيَنْهُمْ) کی

تفیر ایکین جس وقت کوئی فاکم بہرہن (اللہ کے

پیام اور پیامبر سے تحریر کی جرات کرے گا، نہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس سے گستاخی کیلئے

بڑھ گا تو معاً اپ بخوش وغیرت کے پستے

بن جائیں گے۔ ان جھوٹوں کے حق میں بہرہن شیش

اُشد اُعْلَى الْكُفَّارِ کی تعبیر اس شیفرت

تو یہی کا ایک نتیجہ یہ ہو گا کہ آپ کے جو بہاران عزیز

ایجی بہار زیر و رسیں ہیں، خدا آپ کے

نقش قدم پر حل کر اس باب میں آپ سے

مسابقت کرنے لگیں گے۔ تقاضائے سن سے

ان میں یعنی علی مکروہیاں پیدا ہو جانا اور فقا

کی تاریکوں سے کسی حد تک شائقر ہو جانا بالکل

قدر تی ہے۔ آپ کی تاہم کی ہوئی تمنی و دبتے

ہوؤں کو نکالے گی۔ اور جو لڑکھا رہے ہیں ایکیں

سنبھالے گی۔

اے کرم و کارسان، ہم سب کو ہمارے

دوستوں کو اور بھائیوں کو، ہمارے نبیوں

اور شرکت کش کپنی کی پیش کش قبول کیجئے۔

و دین کے ان سپاہیوں میں جھوٹوں نے اخلاق

اور شرکت کی جیت کا منع

Regd. Office :

Twin Complex Phase I, Office No. 201, Opp. Marol Fire Brigade,

Marol Maroshi Road, Andheri (E), Bombay - 400 059.

Tel. Fax : 850 1159 - 850 3221 - 850 3227

اتباں کا پیام عصماض کنام

● محمد نعیف سر - شاعر اردو - جوں یونیورسٹی
اقبال موجودہ صدی کے زبردست مفکر اور
اور شاعر فلسفی تھے۔ ان جیسا مفکر اردو ادب تو کیا
عالمی ادب بھی شاید رکھا کے مرحاب کمال تک پہنچانے
کا دہ بھولے جس کی ہمکے سے پورا چنستان ادب
اور فارسی ادب محطر ہے۔ وہ اپنی فکری اور فتنے
بصیرت، خور دا گہی اور رفتہ تخلیق کے اعیان
سے چرخ ادب کا دہ آفتاب عالم تاب ہے جس کی

ضیا پاشیوں اور تیز اور روشن کرنوں کے آگے
سیکڑاؤں ستارے بالکل ماند پڑ گئے۔ اس تہراں
شیوهِ سہر نیم روز“ کے جلوؤں نے پورے ادب
کوڈھانپ دیا۔ جب یہ اپنی فکری اور فنی بصیرت
کے ساتھ یوری طرح نمودار ہوا تو بزمِ ادب میں
بالکل تنہان نظر آیا۔

ازم یا کسی دنیادی نظریے کے تحت پرداز جزوئے
اور جو "عمرت انسانت" اور "تکلیف آدمیت" کی خودی،
خودشناصی اور خدا آجی کے ارتقا میں رکاوٹ بھے،
اقبال نے ان تمام نظریات کو دلائل کے ساتھ رد کر دیا
اقبال پونکہ فکر سا اور اعلیٰ ذہانت اور ذکاءت کے
ماک تھے، اور ان کی نگاہِ دور میں نے دیکھ یا تھا کہ
ضرب کی زندگی سے متعلق تمام نصوتیات اور افکار
جامد اور کھوکھلے میں اور مشرقی میں بھی زندگی انحطاط
کے درسے گذر ہی ہے اس لئے انہوں نے
ابن تمام تر توجہ کا سرکر زندگی کے ام اور بنیادی
حکایت کو بنایا۔ انہوں نے زندگی کی لازدال اور
بے شال صداقتیوں کو شر کے ساتھی میں ڈھالا۔
اقبال نے پوری انسانت کو جو ہی طور پر اور ذاتِ اسلام
کے اور ححال سے منجوم کر زندگی کر سو تر ہے۔

کرفت میں لاتے دفت یادِ عہدِ رفت کی جانب تھوڑے
ہوتے رہیں۔
یادِ عہدِ رفت میری خاک کو اکسرے
میرا مااضی میرے استقبال کی تغیرے
کے دور سے کندھ رہی ہے اس لئے اکھوں لے
ابنی نہام تر توجہ کا مرکز زندگی کے اہم اور بیانادی
حالت کو بنایا۔ انہوں نے زندگی کی لازدال اور
بے شال صداقتوں کو شحر کے سائچے میں ڈھالا۔
اقال آنے پوری انسانیت کا ٹھوٹی طور پر اور ملتِ اسلام
عارابی، ابن سینا، علامہ غزالی، مولانا رام (ترشی
منفکرین)، گوکری، هریگل، برگاس، کاتھ، نعلق (مغزی
منفکرین)، وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ اقبال کا پونکہ فکری
سرچشمہ قرآن حکیم ہے جو بذات خود جامع الکلامات
ہے اور حال اسے منسوب کر زندگی کے سرو ترکھ میں

فارس کے والدین سے پہلی مرتبہ ملی۔ اب میں عربی زبان سیکھ رہی ہوں۔ میرے خاندان والوں نے مجھے میرے حال پر بچوٹ دیا ہے۔ تاہم وہ مظلوم ہیں کہ میں نہ صرف حوش اور مظلوم ہوں بلکہ ایک جدید محرابی عودت کی طرح نام معاشرتی اور انعاماتی ذمے داریاں بھی کامیابی سے انجام دے رہی ہوں میں اللہ رب العزت کی شکر گزر ار ہوں کہ اس نے میری رہنمائی کی اور حق اور سلامتی کی تلاش میں مجھے کامیابی عطا کی۔ مجھے اب یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے میری زندگی جب ترتب ٹکڑا دوں میں تفہیم ہے، ایک منظم اسلوب اختیار کر چکی ہے اور بھی اسلوب اسلام کا سلامتی کا راستہ ہے۔

کو قبول کریا تاہم وہ میرے ایمان میں شرک ہونے پر بتارنے ہوئے۔ ان کا خجال بخواہ کہ میں معاشرے سے اور ترقی یافتہ دنیا سے کٹ کر رہ جا فل کی لیکن میں نے آئے والے زمانے میں ان کے اس خجال کو غلط ثابت کر دیا۔ میں نے نسلی مسلمان فارس کے ساتھ شادی کر لی۔ شادی کے بعد میں اور فارس کا رو میں، اور یک منقل ہو گئے جہاں مسلمان بہت بڑی تعداد میں رہتے ہیں۔ میں نے گر بجوشن کریا ہے۔ میں نے پوری طرح حجاب میں رہتے ہوئے تحد د ملازمتیں نہایت کامیابی کے ساتھ کی ہیں۔ میرے شوہر فارس نے الیکٹریک انجینئریگ میں ڈگری حاصل کر لی ہے۔ میں اس موسم گرما میں میں کمپس بری میں رہ رہی تھی اور مسلمانوں کی برادری سے کتنی ہوئی تھی۔ مسجد تک جانے کے لئے مجھے دو بیس بدناب پرستی تھیں، جس میں بہت زیادہ وقت صرف ہو جاتا تھا۔ میں کئی مرتبہ مسجد کی بکن ہر مرتبہ میری ملاقات مسجد میں صرف مردوں سے ہوتی جس سے میں برشان نہ ہو گئی۔ بعد میں مجھے بتایا گیا کہ عورتیں بہاں صرف ہفتے کی شام کو آتی ہیں۔ اس سے مجھے سخت ایوسی ہوتی۔ تاہم

تام مارٹ لارڈ میر، سیکاب: **mita Canon Photocopy Machines**

- * High speed machine for large volume of work
- * Zoom facility * Low copy cost

- رابطہ قائم کریں :-

اے یونیکان ”فائل پرنسٹ پرنسٹ شاپ“ ۲۳ و دھان بھاماگ حضرت گنج لکھنؤ نو پوری

فون : ۰۵۲۲-۲۲۰۳۴۳

فیکس : ۰۵۲۲-۲۳۸۵۰۴

Ph. 0522-220373

Fax : 0522-238506

Fax: 609/228-1000

"عصر حاضر" کے نوجوانوں کے سامنے بیش کرنے میں موجودہ دور میں خواجہ نے رہائی کا مختار دوست اور خروت پر رکھا، حکومت اور سلطنت پر رکھا ہے، جاہ و جلال پر رکھا ہے جبکہ یہ نام چیزیں خفیت میں کوئی اہم نہیں رکھتیں۔ اقبال کا پیغام آفاقی ہے: "پیغام مشرق" کے عنوان سے اقبال نے پیغام اہل ضرب کو سمجھا ہے وہ محتاج تعارف نہیں۔ اس فخر کی تصویر کشی یوں کی ہے۔ اقبال نے سادہ مگر بیخ انداز میں اس پورے بس فخر کی تصویر کشی یوں کی ہے۔ یہ غازی یہ تیرے پر اسرار بندے جنمیں تو نے بختا ہے ذوق خردانی دو نیم ان کی تھوکر سے محشر اور دریا سرت کر پہاڑ ان کی ہیئت سے رانی ہمارے نیڑہ رینڈہ ہو جاتے ہیں۔

آہ وہ مردان حق! وہ عربی شہوار
حامل "خلوقِ عظیم" عاصبِ صدق و لقین
جن کی حکومت سے ہے فاش یہ رمز غرب
سلطنتِ اہلِ دل فقر ہے شاہی نہیں
جن کی نگاریوں نے کی تربیتِ خرق و غرب
ظلت پورپ میں تھی جن کی خرد راہ میں
جن کے ہو کے غلبی آج بھی ہے اندری
خوشِ دل و گرمِ اخلاقِ سادہ و روشن جبی

ابوالدوس حاضر کی تعمیر نوان ہی "مردان حق" کے طرزِ
حسنِ اخلاق، پاکیزہ اطوار، کردارِ مقدسه سے کرنے
کے مشتمنی ہیں جو نکر موجودہ معاشرہ ان عناصرِ جلیل و تجلیل
سے یکسر پاک اور مسترا ہے۔ وہ ملت کے نوجوانوں
کے سامنے خصوصی طور پر اقوامِ عالم کے سامنے
عومی طور پر ان غازیانِ اسلام کا نقطہ بیش کرتے
ہیں جن کا سرِ غسلِ انسانیت کی سجلانی کی خاطر تھا جو
"زمدمِ گفتگو اور گرمِ دمِ جسجو" کے اصول پر پوری
زندگیِ عملِ انسانیت کی سجلانی کی خاطر تھا جو
پاکِ دل اور پاکِ باز رہتے۔ اقبال کے نزدیک موجودہ
دور میں جبکہ "خواجہ" نے جن جن کر رنگ و نسلِ قوت
و وطنیت، تہذیبِ سلطنت وغیرہ کے مکرات بنانے
ہیں، صرف یہی مردان حق جنہیں ذوقِ خداونی بنتا
گیا ہے، ہمیں راوی نجاتِ دکھانے کے
ازم اور بزم کا مقصد قربِ الہی حاصل کرنا ہے زکہ
مال غیبت اور کشور کشاںی۔ یہ ان مردان حق کے
خلاص اور دبر بے کاغذ ہے کہ ان کی ہبیت سے

دو حالم سے کرتی ہے بے گناہِ دل کو
عجب چیز ہے لذتِ آشنا فی
شہادت بے مخصوص و مطلوبِ مومن
نہ مالِ غیبت نہ کشور کٹ فی

لیکن "عصرِ عاضر" جو کبے شمارِ جان بیوامِ اہلِ میں
غدرِ بد طور پر حکمڑا ہوا ہے، جہاں پوری دنبا "خواجہ"
(صغریٰ آقا) کے زیرِ اثرِ آجکے ہے کوئی بھی مردِ حرر
نہیں جو مغربی آقاوں کی شیطانی جاؤں سے دنیا کو
آزاد کر سکے، کوئی ایسا طرزِ فکر نہیں جو سماں اور
صدرِ افت، خلوص و جنب، عمل و لقین کی جنیاں پر
قائم ہو اور جو سمجھی ہوئی انسانیت کو راوی نجاتِ ملکاے۔

ابوالتریب کر بول گویا ہوتے ہیں تے
کیا نہیں اور غزوی کا رہنمای حیات میں
بیٹھے ہیں کب سے منتظرِ اہلِ حرم کے سودان
فافلا جیاز میں ایک حسین بھی نہیں
گرچہ ہے نابِ دارِ جمی گیسوے دجلہ و فرات

ہمی و جب ہے کہ اقبال کی نظر بار بار اسلام پر پڑتا ہے
جونکہ اسلام ایک طرزِ عمل ہے جس کے آہن میں ز
گورے کو کاے بر کوئی فضیلت ہے ان عربی کوئی
پر کوئی امتیاز، نہ امیر کو غرب پر کوئی برتریِ حاصل
ہے اور نہ بڑے کو چھوئے پر کوئی برتری۔ بڑا فی
کا سارِ ادار و مدارِ عمل اور تعلیمی پر رکھا گیا ہے۔ یہی
وجہ ہے کہ اقبال "دوڑ بچے" کی صرف اے گردشی ایام تو
کے فائل ہیں اور اقبال کی نگاہِ دور میں ہمہ دفتر کے
پیکرِ حسن عمل اور حقیقت و صداقت کے کارناموں کو

تعیین میات تکمیل

کے مختلف نظام بائے باطلہ پر فائم ہے جو انس کشی کے مترادف ہے۔ اس لئے اقوام عالم کی سنجات اس نظام فکر کے تحت مکن نہیں۔ اقبال کے نزدیک اقوام عالم کی سنجات صرف اور صرف "زرکب قوم رسول ہاشمی" پر منحصر ہے۔ اس لئے اقبال "قوم رسول ہاشمی" کو یہ بنخاں دینے ہیں ہے

انپی ملت پر قیاس اقوام مغرب کو نہ کر خاص ہے ترکب میں قوم رسول ہاشمی ان کی جمعیت کا ہے ملک دنپ پر انحصار قوتِ مذہب سے ستمکم ہے جمعیت تری اقبال کے نزدیک دین کا پاس جمعیت کا پاس ہے دامنِ دیں باہمے چھوٹا تو جمعیت کہاں اور جمعیت ہوئی رخصتِ نولت بھی ٹھی اقبال قوم کے نوجوانوں کے اندر جمعیت اور دین کا شور اور عصری آگہی پیدا کرتے ہیں۔ وہ ان کے اندر خودی، خود آگہی، خود شناسی، خودداری، جہدِ سلسل اور عملِ پیغم کے عناصر جلیل و جمیلہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ قوموں کی تقدیر یہ ہے میں ہمیشہ نوجوانوں کا ہی کردار رہا ہے۔ اقبال ملتِ اسلام کے ان لفوسِ قدسیہ کا کردار بیش کرتے ہیں جنم جہاں نے دنیا کو جہالت اور اندر ہصہ سے نکال کر نورِ طریں لایا ہے۔ ملتِ اسلامیہ کے مشہور اور مایہ نام نوجوانوں میں خالد بن ولید، فاروق، عطاء، عطا، بن زیاد، بلال، حبیبی، محمد بن قاسم، حضرت علی، حضرت حسین، دعیرہ، قابل ذکر ہیں جو حق و صدقہ کی خاطر دنیا کے سیل بے پناہ کو بھی خاطر میں نہیں لائے۔ جن کا ہر عمل اہل جہاں کے لئے باعثِ حساب ہوا۔ جنہوں نے باطل طائفوں کی پوری و بیخ کرنی کرنے میں کوئی دقيقہ نہیں چھوڑا۔ ان کے بے کار نامے آج بھی اپنا ضیا پا شیوں سے طلاق و صداقت کا نصرہ بلند کر رہے ہیں۔ یہی وہ مردموں نے نے زندگی کے نام شجوں کو اپنے عدیمِ امثال میں سارا کاروبارِ سود بر جلتا ہے اور جمہوریت اور سادات کے نام پر غرب عوام اور مظلوم لوگوں کا خون چو سا جا رہا ہے۔

ابوال کے نزدیک دور حاضر کا سارا کاروبار علومِ عقلیہ اور سائنس کی عدمیم امثال ترقیات پر سنبھی ہے جس نے لیے لیے انکار کو ایجاد کیا جو نسل انسانی کی رو ہانی اور اخلاقی ترقی کے سراسر خلاف ہیں۔ رو ہانی اور اخلاقی ترقی کا فقدان جدید کا بے ٹرا الیہ ہے اس نے دحدت کے بجائے کثرت میں پناہ دھوندی ہے جس سے نامام گمراہ کن ازم وطنیت، ملوکت، اشتراکت، قویت، فضائل وغیرہ پیدا ہوئے جنہوں نے انسانیت کو نظمی کے رکھ دیا۔

مغرب کا جمہوری نظام دراصل چنگیزیت کے نقطے کے مترادف ہے جس نے مذہب اور سیاست کو الگ الگ خانوں میں تقسیم کر دیا ہے، اقبال نے دنیا کو اس حقیقت سے آگاہ کر دیا ہے کہ دنیا کو اس چنگیزیت کو جنم دینا ہے۔ اس کو اقبال نے یوں واضح کیا ہے۔

جلال پادشاہی ہو کر جمہوری تماشا ہو جدا ہو دیں سیاست سے نورہ جاتی ہے چنگیزی اقبال کا یہ پیغامِ زمانہ حاضر کے نامِ سائل کا حل بیش کرتا ہے۔ موجودہ دور میں نہ صرف مغرب بلکہ مشرق بھی چنگیزیت کے زنگ میں زنگا جا رہا ہے۔ ماڈیت پرسنی کا بُرحتا ہوار جہاں دین اور سیاست میں دوری اور رو ہانی اور اخلاقی اقدام کا فقدان یہ تہذیب آج مغرب کے ساتھ ہی ساتھ مشرق میں بھی اپنا اگر قائم کر جکی ہے۔ اقبال ہر دور میں "زرکب قوم رسول یا سمی" کو اہمیت کا حامل خیال کرنے ہیں جو نکل اقوامِ مغرب کی تہذیب کی بنیاد مادیت پرسنی، جمود و استبداد، میے خواری و افلاؤس، ملوکت، فضائلت، نام نہاد جمہوریت اور اشتراکت۔ غرض اقبال اسے عاری ہے۔ اس لئے یہاں سامنے رکھتا ہوں اس دورِ نشاطِ افراد کو میں دیکھتا ہوں دوش کے آئینے میں فرواؤ کو میں لئے میں فرداؤ دیکھنا" ماضی کے تمام "جان فزار" اُنوں کو کھنگانا ہے جن سے متقبل یا "عصرِ حاضر" تحریر نہ ہو سکتی ہو۔ عصرِ حاضر اپنی تمام تر مکرزوں پر دن جان یو اسامل کے ساتھ ہمارے سامنے ہے۔ یا پر مغرب کے دن بندے والوں کی تہذیب اپنے ہی باعث ہے خود کشی کی طرف لے جا رہی ہے، اور ان کی کھوکھلی سیاست، جمہوریت، اشتراکت وغیرہ نے انسانیت دلخیل میں جگہ رکھا ہے۔ اس تہذیب کی دلخیل اُنے خوبی کی طرف لے جا رہی ہے، اور ان کی کھوکھلی سیاست، جمہوریت، اشتراکت وغیرہ نے انسانیت کی بخات کو دک کر اور مشینی انداز نکلنے انسانیت کی بخات کے تمام رانے مدد و دکر دیے رہیں موجودہ دور میں سائنس اور سینکڑا کی اندھا دھند ترقی خطرناک سورتِ حال اختیار کر جکی ہے، یورپ کی اخلاقی تقدیر سے کم برتر اپر بر قریب فارغ ترقیات کسی بھی وقت کشندی انسانیت کو دب دی سکتی ہیں۔ اہل یورپ کے ایجاد کردہ نظام ہاۓ افکار کا مقصد صرف مکرزوں فوتوں کو زیر کرنا، جونک کی طرح ان کا خون جو سنا اور ذہل سخن ڈولے دے دولت سیٹھا ہے۔ یا پر مغرب کے رہنے والوں کا ننگا ناج اہل دنیا ہ اور ۱۹۴۵ء کو دیکھ جکی ہے جہاں غصیل دھویں سے سیاہ بوش درندہ نہ انسانوں نے اپنی شیطانی ہوس پوری کرنے کی غرض سے لاکھوں لوگوں کو آن کی آن میں خاک میں ملا دیا اور لاکھوں کو تمازندگی مخدوہ کر دیا جن کے اثرات آج تک باقی جاتے ہیں۔

اقبال جب یورپ نشریت سے لے گئے تو ان کی نگاہ دور میں نے دیکھ ریا کہ اہل مغرب کے باطل نظام و اول کے لئے موت کے خطرے کے سوا کچھ نہیں ہے تہذیب جوانہ میں سے بکسر کو محلی بوجکی ہے، اخلاقی اقدام سے عاری ہے۔ اس لئے یہاں

کیا وہ درخت سوکھ گیا

• سعید الرحمن سعدی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام
لی مجلس میں جبلوہ افروز تھے، سر جبکاے
چھ سوچ رہے تھے، صحابہ کرام مشوق و
دقیق کے ساتھ کچھ منٹنے کیلئے تیار تھے
اچانک رحمتِ عالم نے چہرہ مبارک
انٹھایا۔ اور صحابہ کرام محبت و حستجو کے ساتھ متوجہ
ہو گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچھ ارشاد
فرمائیں گے۔ بھرپور انسان رسالت میں حرکت
ہوئی، چہرے کے پر مسکراہٹ بھیل گئی اور انحضرت
نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ایک سوال کا جواب دو،
صحابہ کرام نے اور وصیان دیا، انھیں صرف شناخت
تھا ملکہ سن کر حواب تھی دینا تھا۔ آئی کا سوال یہ

تھا بتلاؤ وہ کون ساد رخت ہے جس کی بھی
نہیں جھپڑتی، اس پر موسمِ خزان کا اثر نہیں ہوتا، دو
درخت مسلمان کی طرح ہرا بھرا رہتا ہے ”
جواب کچھ شکل نہ تھا یکن صحابہ کرم کچھ
حدیث شریف مسلمان کی مثال کھجور کے
درخت سے دی گئی ہے۔ یہ مثالِ رسمائی
کرتی ہے کہ مسلمانوں کی زندگی کسی ہون چاہیے
یہ ایک ترازو ہے جس پر ہر مسلمان اپنے
اس کو حار نہ کتا ہے کہ اس کا وجود کھجور کے
نفع بخش ہو۔

تمہارے کامنہ، رحمائی تھی تھیت۔ بہت خسارت
حرمین: ۷
اُردو کا اپنے
بڑے ملئے کا پیٹ سے جانے
کتبہ الحرمین مسجد مرکزِ والی فی اکثر ریاضیں: رملہ تو
ایمن آباد نکھنے۔
ذکورہ بالا پتھ سے تعمیر حیات چاری کرائے کریں وصال
کر سکتے ہیں۔ صبح اور بیکھ سے رات اور بیچ تک
ان تبریز: ۲۱۶۹۵۶۔

دعا کے متفرقات

علماء کے معاون دفتر نظم امت شاہد حسین صاحب
اور ندوۃ العلماء سے تعلق رکھنے والے جناب
راحمر خاں (اکبر پور روہتاس) کی الہیہ محترمہ کا
بر ۱۹۹۸ء کو انتقال ہو گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون
و سرہند میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کے قبرستان
وفاک کیا گیا۔

در تعالیٰ محومہ کے درجات بلند فرمائے
کرام سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے

الْخَرْضُ يَكْرَأْ تِبَالَ كَابِيَامْ خَوْدَىٰ خَوْدَدَارِى
پتھروں کی دنیا میں ایک مش
الشین مار
ہمارے یہاں گرینائٹ، کوٹا اسٹون، دھوا
ٹیل اور ہول سیل میں مناسب قیمت پر د
ایک بار خدمت کا
پروپرٹی: کلیم اللہ اعظمی، محمد ارشاد
الشین مار ملبوس، رنگ روڈ، کراچی

کہ میں شرع پیغمبر آنکارا ہو جائے می
عصر حاضر کے تھامنوں سے ہے بلکن خوف
ہونے جائے آنکارا شرع پیغمبر کہ میں
الحمد لله آمین پیغمبر سے سوبار الحمد لله
حافظنا موسی زن مرد آزماء مرداً فریض
المیں اپنے میراث سے کہتا ہے کہ
ہے اگر مجھ کو خطر کوئی تو اس انت سے ہے
جس کی خاکتر میں ہے اب تک شرار آرزو
ہی وجہ ہے افیال نے اہل شرق کو منصب کے ارباب
سبات کے تحملنڈوں سے ہر وقت آگاہ رہنے
کی لمحیں کی ہے۔ افیال موجودہ دوسری میں شرع پیغمبر
کے آنکارا ہونے کے منمنی ہیں جس کا آمین حافظنا موسی
زن مرد آزماء مرداً فریض ہے افیال نے بت قرب
سے اہل فرنگ کے نظام پائے انکار کا مطالعہ کیا
تھا اور یہ دیکھ لیا تھا کہ ان کا انجام کیا ہو گا۔ آج
اہل فرنگ جس لا علاج حرض میں بستا ہیں وہ اہل خیا

ایک شب کوہ طور کے میں میں

از: مولانا محمد خالد ندوی غازی پوری

پہاڑیوں سے بھرا ہوا ہے، جہاں جنگلی ہر ہیں
بکثرت ہیں۔ جنوبی حصہ بلند و بالا پہاڑی
سلسلوں سے ڈھنکا ہوا ہے۔ اسی سلسلہ کوہ
کو دلتوں کیجا جاتا ہے۔ اسی میں بلند جنگلیوں
والا پہاڑی ہے۔ تینیں پر حضرت موسیٰ علیہ السلام
گئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی جملی ہوئی تھی۔ اسے

درہوں میں کسی رہنمائی تلاش ہے۔ الیہ متینہ
کو دروزہ کا اساس ہوتا ہے۔ اس کو امن میں وہ مبارک
پہاڑ پیدا کی تھی۔ اسی سے کوہ نہ یا جائے کجھ
لندابصورت آکھدا کی جملی کامشاہرہ کر کے
درخت ہے جس کے پاس آگ دکھانی دی تھی
اور جب حضرت موسیٰ اس کے تربیب پہنچے
اٹکی ملاب میں اس لفانی روشنی کی آواز آئی
تھی۔ اور طوفی کے تربیب پہنچتے ہیں
تو آواز سنائی پڑتی ہے۔ فاختخ نبیک
یہ پدرا حصہ وہ مختلف قسم کی مدد میمات سے بھرا
ہوا ہے۔ خاصی مقدار میں یہاں سے تیل بھی
نکھنا شروع ہو گیا ہے۔ کیس کے ذخیرہ
کا بھی پتہ چلا ہے۔

اویسی سینا کے تاریخ سے اس مطابق کا تعلق
ہے۔ مصر کی سر زمین پر حاضر ہونے والا اس کی
عین خواہش ہوتی ہے کہ وہ اس مقدس دادی کی
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی خاص نگرانی میں
زیارت کرے اور شجرہ مبارکہ اور جبل موسیٰ
جس مختار اوسریس (OSIRIS) نے مثلاً کہ
کے نظاروں سے اپنے ایمان کی تذہیب میں فروزان
کرے۔ تاہرو کی صرف زندگی نے نکل کر
بدایک تکونی سبب کی وجہ سے صرکوچھوڑ کر
آپ مدین تشریف رے جاتے ہیں۔ ملک غربیوں
اور شمالیوں کیے کس پناہی تحریت و مغلوبیت
کے اوقاع سے گذرے والے کے ذریعہ انجام پائے
کی کیسوں شب میں مکاحلہ کو عزیز گرامی
قدر مولیٰ محمد عزیز ندوی سلسلہ کے ہمارے
نبت کھترائی حاضر ہوئی جو دادی سینا کے
اور عیسائیوں کا خیال ہے کہ حضرت بابی مریم
اپنے چھوٹے بیٹے دیٹی کے ساتھ (HERAD)
جنوب میں داتھے۔

بہاں قیام فرماتے ہیں۔ اور وہ سال قیام کے
یہ دین سے مصر کی طرف را بس کے دروان
داری شریب کے ایک کشاور مقام پر شہری
قیام فرلتے ہیں۔ رات ٹھنڈی ہے، باہر گئی نفاذ
بیتلہ میدان ہے دیمایی حصہ جھوٹی چھوٹی

چھوٹی ہے، بہاڑی کے تنگ و تاریک
جزرہ نما دبارہ ۱۹۷۴ء میں حکومت مصر
داری شریب کے ایک کشاور مقام پر شہری
قیام فرلتے ہیں۔ رات ٹھنڈی ہے، باہر گئی نفاذ
بیتلہ میدان ہے دیمایی حصہ جھوٹی چھوٹی

چھوٹی ہے، بہاڑی کے تنگ و تاریک
جزرہ نما دبارہ ۱۹۷۴ء میں حکومت مصر
داری شریب کے ایک کشاور مقام پر شہری
قیام فرلتے ہیں۔ رات ٹھنڈی ہے، باہر گئی نفاذ
بیتلہ میدان ہے دیمایی حصہ جھوٹی چھوٹی

سینت کھترائی متصل کوہ طور کے رہبوں اور
معاہدہ نے مسلمانوں کو حکم دیا۔ کسی بھی زار کو
تمام عیسائیوں کو ایک فرمان عطا فرمایا جو آزادی
زیارت کرنے سے، وہاں میں جا سکا۔
اور حقوق کی اپنی ایک مثال ہے۔ آپ نے
یہ معاہدہ رواداری کی ایک قابل غیر
یادگار ہے۔ اس معاہدہ نے مسلمانوں کو حکم دیا
کہ وہ عیسائیوں کی عادات کا ہوں کو مندم
کر کے وہ رجاوی نمازوں اور رہبیات کی ان
کے تخت یہیں اور جو انتداب و رحول کے ہے مسلمانوں
عوڑی جو مسلمانوں کے بعد میں آئیں وہ اس
معاہدہ کی رو سے اپنے نہ مجبہ بر قائم رہ
سکتی تھیں۔ مسلمانوں پر یہ بھی قصد اسی لذال
گئی کہ وہ عیسائیوں کو ان کے معاہد کے
ذکری پاری کو اس کے منصبے بدلا جائے کا
مرمت یہ تردید ہے کہ کوئی رہبیات، نہ کسی کاہم
کو اس کی کہانی سے اُن ان کے حقوق میں کوئی
تغیر کر جائے گا اور نہ ان کی سلطنت میں
یہاں اکرم کی سیاست خارج ہے۔ اسی پر مخدوم
جو قدیم دجید تحریت و انجیل کے بعض حصوں اور
خانقاہ کے ساتھ ایک قدیم جوچ بھی ہے جیسا
کہ عیسیٰ مسیح کو اسی طرف پڑھ کر
یہیں ان کی اصلاح کریں گے۔ تو ان پر کسی
ظلماً کا بار پڑھے گا، اور نہ وہ خود علم کو اس کے
حقیر مغیرہ نہ یہ معاہدہ قلم بند کیا۔
یہ معاہدہ لفظاً و متن احریت رواداری
کے پاس (BURNING BUSH) خانقاہ
اور معاہدات کا اتنا بڑا عظیم چارٹر ہے جس کی
سینت کھترائی کی بنیاد والی۔ یہ جگدیشک
جنوب سینا کے وسط میں واقع ہے۔
خانقاہ میں عالم کا دار الخلق فوتا بارہ بجے
ہوتا ہے۔ (حمد اور لوار کو حضیر ارتھی ہے) دا خدا
عین کوپنے حکر انوں کے عہد میں بھی حاصل
ہوئے۔ عیسیٰ مسیح کی طرف سے اسے شدید جسمانی
اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا ایک دیسی ایسا
مسلمان اللہ کے عہد کو توڑنے والا اس کے
احکامات کی خلاف ورزی کرنے والا یعنی دین
کو ذمیل کرنے والا خیال کیا جائے گا۔ رسول کریم
نے خود عیسائیوں کی حفاظات کا ذمہ لیا اور یہی
کسی تھیں کھلے ہیں اس کے لیے ضروری اجازت
تھیں اور مسیح جو دادی مقدس کے بازوں سے
دیکھ سکتے ہیں اور بعض مخصوص حصے جو عام لوگوں
کے لیے ہیں کھلے ہیں اس کے لیے ضروری اجازت
تھیں اور مسیح اپنے پیروں پر ڈالی۔ ان پر بے جا
لیکس عائد نہیں کئے جائیں کی بشرط کو
اس کی خانقاہ سے نہیں رکھا جائے گا۔ اسی

صرائے سینا: یتاریخی حیرانی

سینت کھترائی سے معاملہ

اہمترت کے چھٹے برس رسالت مارکسٹ

خانقاہ سینت کھترائی:

۱۸TH CENTURY CODENS READING

NON CONVENTIONAL WORKS

1875

1876

1877

1878

1879

1880

1881

1882

1883

1884

1885

1886

1887

1888

1889

1890

1891

1892

1893

1894

1895

1896

1897

1898

1899

1900

1901

1902

1903

1904

1905

1906

1907

1908

1909

1910

1911

1912

1913

1914

1915

1916

1917

1918

1919

1920

1921

1922

1923

1924

1925

1926

1927

1928

1929

1930

1931

1932

1933

1934

1935

1936

1937

1938

1939

1940

1941

1942

1943

1944

1945

1946

1947

1948

1949

1950

1951

1952

1953

1954

1955

1956

1957

1958

1959

1960

1961

1962

1963

1964

1965

1966

1967

1968

1969

1970

1971

1972

1973

1974

1975

1976

1977

1978

1979

1980

1981

1982

1983

1984

1985

1986

1987

1988

رسید کتب

- اسلام میں رواداری
- تائیت: مولانا شاہ احمد علی ساب باقی بھی رکھا تذہب
- حقیقی: عبدالرشید سنبھلی فاسی
- ترتیب: درج نہیں، ص ۱۱
- متن کا پیر: ربانی مکمل پور، کفارش پامہ لال کنواں پر
- مولانا وحید الدین خان کے افکار و نظریات کا کیفیت علمی جائز
- از شہزادہ خود شید احمد سلیمانی
- غیرت: وہ لوگ نہ بیسے
- میں کہا تھا: مکتب جامعہ لیٹڈ جاموں بخوبی دہی ہے
- ختم نبوت
- ختم نبوت سےتعلق بیویت عوام برالنہر و کل ائمہ کے سوالات اور مشکلات کا جواب
- از علامہ اقبال جسے تحریر بدر حقن کو نہ کرد
- میں کہا تھا: اسلامی اکدیمی ۴۵۸۵ء اور دوبارہ جامع سجدہ بھی رکھ



ضرورتِ اساتذہ

- برائے جامعہ اسلامیہ منظہر پور عظم کرکے
- درس حدیث۔
- افتخار کا تجوہ رکھنے والے متفقی۔
- قواری ۲۷ عدد۔ • استاد ادب عرفی کے تشویح حسب بیانات مناسب دی جائے گی۔

جس اسناد رجوع کریں۔
وہ تم جامعہ اسلامیہ منظہر پور عظم کرکے پور پڑھیں۔

اللہ اللہ کوہ پر یہ منظہ عمار حرام

بِرَوْفَیْہِ حَلِیْمَ نَبَرَ وَ اسْطَلِیْ

[یہ نظم غایر حرام کے سامنے بیٹھ کر لکھی گئی]

پھول کامان نکھلت خازروں میں ملا
ابن آدم کو سکون قلب ناروں میں ملا
آخری ہندیب انسان کا کاشان بھی غار
عرش سے تافرش بے خوشان عمار حرام
اللہ اللہ کوہ پر یہ منظہ عمار حرام
خونشان بے خاک بھی پرستار کی طرح
جلوہ گر بے رعنقول میں ابا اس کی طرح
بھوتا بے سبلتاں کی ہواں کی طرح
مکراتا بے بلندی پر گھٹ اول کی طرح
جس طرح زمرم پس دیوار بسکاہ خشیل
اس کے دام میں رواہتے بے خودی کی سلسلی
چکیاں لینے لگا سینے میں ذوقی آرزو
ذرتے ذرے میں ہوابیدار شوق آرزو
حسن پستی سے گریزان عشق جو یا حسن کا
تلا کہسار پر چرکا ستارا حسن کا
اگیاصحرا میں آخر رنگ دبو کاروں
جس طرح جہتاب کو جلوہ را کیکشاں
جگ کاٹھی فنا جلووں سے کوہ نور کی
غار سے بھیلی زمانے میں تحبلی طور کی
علم الانسان کا کتب بھیطروج الامین
اہ! یہ غایر حرام کیا شیخ میں احمد لال کی
صطفیٰ میں عزیز دار کی طرح برابر کے شریک
یہ جبیں صطفیٰ کی سجدہ گاہ اولیں
سر بلندی میں فراز برج خ سے ہمدوش ہے
یہ خشاں جس کی سے سست جنم ہوئے
شمی سے اس کی جہاں زندگ روشن ہوا
داسیں کھسپار شک وادی ایس ہوا
یہن خیاں شلجم جس میں سجدوں کی خشاں
اللہ اللہ اردنی یوان شاہ دو جہاں
ذرتے ذرے میں قمر کے آبگینے یہں جہاں
خون کے آنسو یا صفت کے پینے یہں جہاں
سکریوں میں موخر شید خداں یہں جہاں
حسن تباہ ہے جہاں جلوہ فروزان یہں جہاں
جس کا ہر گوشہ جہاں قدس کا انسان ہے
بادو توحید کا یہ اولیں خحتا ہے

جس پر قرباں ہیں ستارے تو بستا ہے ماہ
ہے یہ اس بھر بخت ان کی طلاقی جلوہ گاہ

جو ہبہوت فرازیم کی گلائیں مقابل فرماؤں احسان ہے
اسی طرح سلک جوڑت میں "جامعہ اصلاح البنات"
سلک بچوں کے لئے اعلیٰ دینی تعلیم کی عرضی سے ادارہ
فائدہ کیا اور اس سے ملک دیرون ملک میں خواہیں میں
علم کی بوسی اشاعت ہوئی۔

مولانا جمال ایک طرف ٹھوس علم مسلمی کی
اور دینی و رفاقتی خدمات کے قائل ہی نہیں عامل
متوافق طبیعت کے حامل تھے، جامعہ اصلاح البنات
اور حضرت مولانا بدر حامی میر قریۃ الرحمۃ اللہ علیہم ہے
بچائی عرض ہوئی اور علیکس با خدا بندگان خدا نے
حفلت سے سبا۔
بھی وجہ ہے کہ مولانا عبد الحق صاحب نے بھی
حجرات میں اپنی ابتدائی و متوسط تعلیم ختم کرنے
کے بعد دیوبند کارخ سی اور اس وقت کے جہاں دین
علماء علم حاصل کیا کام محاذ دیکھنے میں آیا تھی ہے
حضرت خانوی سے خصوصی ربط و تعلق رہا تھا کہ
بندوستان کے تمام جواب میں رشد و ترقی
اور علم دین کی رکھنی بھی اور اپنے علم و فضل سے
آنسے علارضلاعیار ہوئے کہ جن کو اس روشنی کے
چیلائی کی خوبی نہیں ان کا مزاں ہے اور صیطہ شاہزاد
یہیں بھی بھائی سلسلہ کی نسلوں بھی جنہاں بالکل حقیقت
حضرت مولانا عبد اللطیف ساخت ناظم مظاہر علوم سے
بھی بھر پور استعداد کیا، مولانا فرازت کے ساتھ
اسی طرح پارے عزیز دوست مولانا فاقم
بعد اپنے طعن والیں تشریف لائکر گرا کام کا سماں
دیکھنے کے مکان برطانیہ میں تھم میں مظاہر علوم
صاحب ہیں جو فی الحال برطانیہ میں ساجد کیا تھی اور
کوئی کھدا ناد فیرو و فیرو دینی و رفاقتی خدمات
برابر نہیں ہے جو قدر کی تکھوں کے ریکھے
ندوہ الحلا اور تبلیغ جماعت ہر جگہ سے فیض یافتہ
اور سارے عالم میں اپ کے ایک صاحبزادے دارالعلوم
جائز کے قابل کائنات میں بھی لیکن دو کارنامے مولانا کے
غائب راندیر میں پڑھ رہے ہیں۔

مولانا عبد الحق میاں سنتھا بہرہ قوم کے
امیاں خاندان سے مغل رکھتے تھے خاندان اض
میں علم اور علارضلاعیار کی دوستی کی وجہ سے گجرات اور فرن
بخاری عربی کی اشاعت کے ذریعہ اہل علم کے لئے
بیرون میزیز ہے اس خاندان کا تعلق

مولانا عبد الحق میاں بانی اصلاح البنات ملک جوڑات

مولانا عبد القادر دیوبندی

دیوبند کے آزادی بند کے جمادا جس کو
تجھے ایک ملک میں شہر کر دیا ہے
بلکہ ایک ملک کے بعد قائمین ملت کی توجیہ یا ای طور
پر ملک کے عہد کے بجائے اصل اسلام و ایمان کو
بچائی عرض ہوئی اور علیکس با خدا بندگان خدا نے
اس کے لئے مدارس کی تھیں کو خودی کیجا
جس میں سبقت کا سپر ای اصرہ بند دارالعلوم دیوبند
ظاہر علوم سماں پور اور دارالعلوم ندوۃ الحلاکے
سرہنڈھا اور اس سے یقیناً دور و قریب کے قریب
بندوستان کے تمام جواب میں رشد و ترقی
اور علم دین کی رکھنی بھی اور اپنے علم و فضل سے
آنسے علارضلاعیار ہوئے کہ جن کو اس روشنی کے
چیلائی کی خوبی نہیں ان کا مزاں ہے اور صیطہ شاہزاد
یہیں بھی بھائی سلسلہ کی نسلوں بھی جنہاں بالکل حقیقت
حضرت مولانا عبد اللطیف ساخت ناظم مظاہر علوم سے
بھی بھر پور استعداد کیا، مولانا فرازت کے ساتھ
جی خدا کے معاشر فی زندگی کو بھی بغاۓ
دیکھنے کے مکان برطانیہ میں تھم میں مظاہر علوم
کوئی کھدا ناد فیرو و فیرو دینی و رفاقتی خدمات
برابر نہیں ہے جو قدر کی تکھوں کے ریکھے
ندوہ الحلا اور تبلیغ جماعت ہر جگہ سے فیض یافتہ
اور سارے عالم میں اپ کے ایک صاحبزادے دارالعلوم
جائز کے قابل کائنات میں بھی لیکن دو کارنامے مولانا کے
غائب راندیر میں پڑھ رہے ہیں۔

مولانا عبد الحق میاں سنتھا بہرہ قوم کے
امیاں خاندان سے مغل رکھتے تھے خاندان اض
میں علم اور علارضلاعیار کی دوستی کی وجہ سے گجرات اور فرن
بخاری عربی کی اشاعت کے ذریعہ اہل علم کے لئے
بیرون میزیز ہے اس خاندان کا تعلق

کے باہم میں اسلام کا صحیح فنظیر جاگر رہا۔ اور سادہ بوج خوم کو پیش و نہ استعمال پسند
عاملوں کے جنگل سے نکلنے میں مدد ملے۔ اللہ تعالیٰ صرف کی اس کوشش کو قبول
فرماتے اور کتاب کو زیادہ سے زیادہ نافع بناتے۔ مولانا مفتی عین احمد قاسمی استوفی —

یہیں کے دلائلِ صحیح حیات سے
بیشی کے قایم تعمیراتِ حیات سے مگار ارش
بے کو تعمیرات کے مسلمانوں کو فتح کرنے میں
ذیلی ایجنسی کے مسلمانوں نے ذلیل کے تحریرات
قائم کریں۔ وہاں ان کو فتح فتح فتح کی
رسیدل جلتے کی



ALAUDDIN TEA
Tea Merchants
44, Hay Building,
S. V. Patel Road, 14th Street, Bombay - 400 002
Tele: Add Cupello Tel: 3782230/3782898
Tel: (011) 3095857

۲۳ نومبر اور ۱۴ نومبر کی اسی شیل چائے
حاصل تکمیل۔

خطوکات کرتے وقت —
خریداری نہیں اور اپنا پست
معاف اور خوش خطوکار فرمائیں اور اور

حقیقتِ شکر

اسی طرحِ دماغ کا صحیح ہوتا تو یہ ہوا ذکر ہے
ہونا علم صحیح سے حصی و بھلی ہونا۔ دل کا
میں لذتِ زندگی اور حاصلہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ
کی نعمتوں کا صحیح استعمال ہی عبادت دامت عصالت کا صحیح عبار
استعمالِ معصیت ہے۔ صحیح استعمال کے منفردیتی
نوت ہے اور اسی قدر دنی کا نام شکر ہے بنی حقیقی
استعمال ہونا ایسا نہیں کی کہ دی ہوئی صلی اللہ علیہ
کا حقیقی ہے اس کی نعمتوں کی قدر کی جلے نعمتوں
کی قدر کرنے اور اس کا خکرا دکرنے ہی کے منظم
اور غیرِ ناب ملی و موقع پر ان کا استعمال بوجعلی
تو نہادتِ قلب کے ساتھ اس نعمیں و کرامی بوجعلی
کی صرف و محبت دل میں پیدا ہوتی ہے۔
۱۔ خکرا دا ہوتا ہے زبان سے نعمتوں کے
استھنار کے ساتھ۔

۲۔ دل سے یوں سمجھی کر نوت عطا الہی
ہے ورز میں ہر گز اس کا مستحق نہیں تھا اور دل سے
خکرا کی وقت ادا ہو سکتا ہے جب اپنی موجودہ حالت
پر نفاعت کامل حاصل ہو اور دل میں زیادہ کی ہوئی
نہ ہو۔

۳۔ نوت ہو ہو بکے صحیح استعمال سے بخنا
جن نعمت جس مصرف کے لئے ہے اور اس کے استعمال
کے لئے جو حدودِ شریعت و منعت نے قائم کئے ہیں
اسی طرح اس کو استعمال میں لائے۔
۴۔ جن نعمت جس دعا سے ملے ہے تو نے کتابِ سنت
کے مرتع بیانات اور پیشے قیاسات کو ایک
دوسروں کے معاملات و سلوک میں کیا
اس کے معاملات و سلوک میں اس کا لحاظ رکھنا
اسلوب سادہ سلیں اور ادراکات
اردو خواں طبق اس سے پورا استفادہ کر سکتا ہے۔
۵۔ جن باطنی ملکات اور ادراکات
و احاسات سے نعمتوں کی لذت اور منفعت حاصل
ہوتی ہے اصل میں دھی قابلِ شکر میں شناساعت
و بصارت گویا ہی، اعضا و جوارح کا صحیح و سالم
المیان بخش گفتگو کی گئی ہے اور اس پر
ادراک اعلیٰ ہونا حقیقتاً ہر جز ایسا کا داد کی ہوئی
تعلیٰ اس کے مطالعہ سے قارئین کے سامنے ہوں
بہت بڑی نوت ہے قابلِ قدر والائق شکر ہے۔

لیفی: مطالعوں کی میز پر

۱۰ نومبر ۱۹۹۸ء

کے مقابل میں چار گناہیاں ہے حالانکہ منہج میں نظر
کو سچ پایا پہنچلا ہوا ہے کہ اسلام عورتوں سے مگبیا
سلوک کرتا ہے۔ اندن عالمگش کے اس خمارے میں
بہت سی خواتین کے اثر و یوں بھی شائع ہوئے ہیں
بور طانوی نژاد اور علی تعلیم یافتہ ہیں انہوں نے صحت
کے ساتھ اسلام قبول کیا۔ اخراجِ لکھا ہے کہ بہت سی
نسل خواتین نے اسلام اور مدرس کا مقابل کرنا ہوئے
یہ تبصرہ کیا اسلام میں حورت کو زیادہ نقدس تحفظ
اور عطف حاصل ہے جو مغربی حورت کو حاصل نہیں
ان کے نزدیک حرب کی تحریک آزادی اسوان "کا اس
کے سوا کوئی تنبیہ نہیں ہو اکہ عورت دھرے وہچہ نہ
دب گئی ہے۔

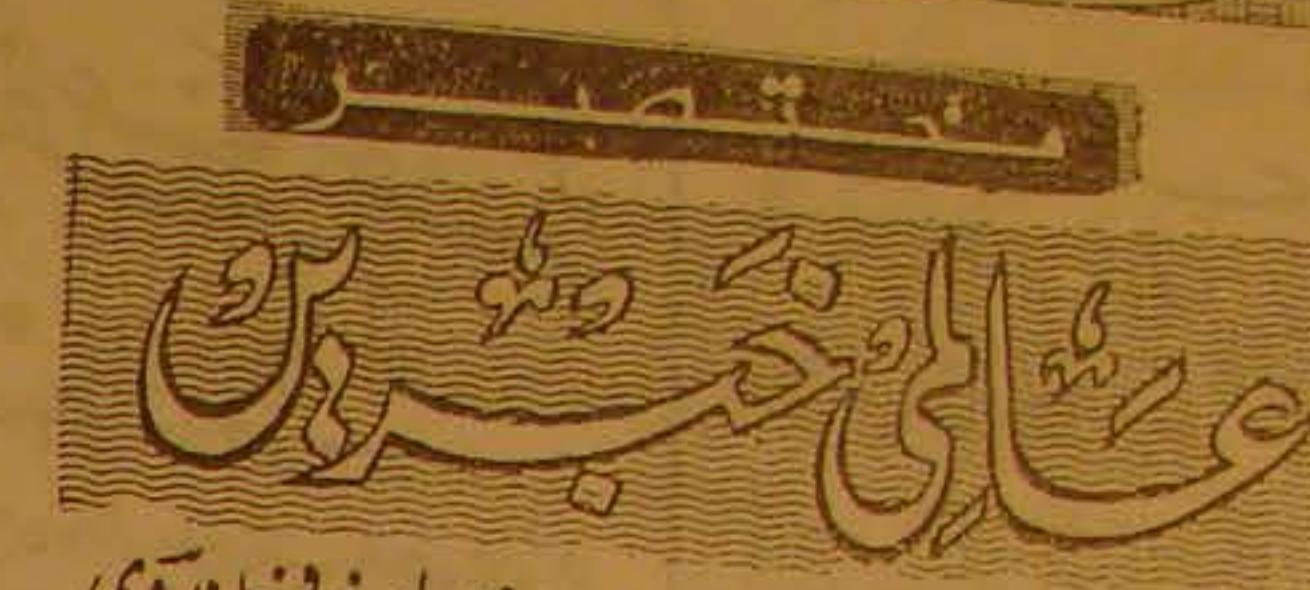
بھائی ہیں
اعلیٰ معیاری مٹھانی: بیکری مصنوعات
خصوصی مصنوعات
ڈرال نزوٹ، نبیر برفی، انڈاٹون، پانٹاپل برفی، مینگو
برفی، بادای خلوہ، کاجو فنی کا جرول، ٹکاب جان، فیرو
شیر بیوی دنیا کا تاج۔

تاج کی قیمت
کرافٹ مارکیٹ جنکشن، ۰.۱ کتاب روڈ مقابل
کرافٹ مارکیٹ بھائی۔ ۳۰۰۰۰
فون نمبر: ۳۲۲۱۵۲۸ - ۳۰۰۰۰

فتوح کے قیم مشہور ہوئے وکارخانے سے تیار کردہ خوشبو دار عمدہ و اعلیٰ عذریات "نہماۃ العذر عطر کلاب، روح خس، عذر موتیا، عطر جنا، عطر گل، عطر گورہ اس کے علاوہ فرحت بخش، دیرباخوش بول سیبل ریٹ پر ملتے ہیں۔
ایک بار آزمائ کر خود کا ناموں دیں۔

محمد بن محمد بیان ناجران عطر
ایمڈیل پرفیوم سیٹر پر فیوم سیٹر میڈیم فتوح
ایمڈیل پر فیوم سیٹر پر فیوم سیٹر میڈیم فتوح

۱۰ نومبر ۱۹۹۸ء



سودی عرب کے ولی عبد شہزادہ عبداللہ نے انتباہ دیا کہ اگر اسرائیل کا رویدہ شدت پسندان
بان عبد العزیز نواب وزیر اعظم و کامانڈر نیشن گارمنی رہا تو میں یہ بات اپنی کسافہ کہہ سکتا ہوں کہ عربوں
کو خواہ کتنی ہی طولی مدد و جد کرنی پڑے آخر میں کامیاب وہی ہوں گے اور اس ایمان نے اختلاف
ہے اس بات کی توہین کی کہ سعودی عرب کی عرب
یا مسلمان کے خلاف کسی کی انداد نہیں کرے گا اور
کے باوجود "القدس" رہت بردار نہیں ہوئی۔
لندن کے شہبور اخلاق اسکے نے ایک
بھائیان کا خالی دورہ کا مقصود مختلف علاقوں اور
بین الاقوامی مسائل پر عرب بخت پائے لقرکی و محنات
کرنا ہے انہوں نے مزید کا کشفین ہے اس فاصی سلا
ہے اور "القدس" کا تعلق خام عربوں اور مسلمانوں سے
بے بر طانی حکومت کے ذرداروں کے ساقیات
کر کے رہا جو کردیا ہے کہ مشریق میں ایک
منصانع اور جاہ اس عربوں اور اسرائیل دو نوں
کے خلاف میں ہے اور اس خط میں اسی سے اسرائیل کو
بے زیادہ فائدہ پہنچنے کا انہوں نے مجھی کہا
جودوں سے آکر وہاں آباد ہو رہے ہیں۔
کہ اس خود میں عرب اپنی کسی مکملی کا وجہ سے
ایں نہیں چلتے بلکہ وہ اس کے خواہشی مذہب اور
یہے کہ اس کے نسلوں میں خواتین کی تعداد مزدوج

* محمد طارق ندوی *

سوال و جواب

کچھ کلمات کا اضافہ کیا جاسکتا ہے؟
ج: شعری اذان تو وہی ہے جو حضور مسیح اللہ
علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ منقول ہے
اس میں مرید کلمات کا اضافہ جائز ہے۔
س: اذان کے بعد ہاتھ الحاکر دع مانگنا
کیسا ہے؟

س: بعید جس کے پیسے کرنا ہے آیا رسول پر
ج: اذان کے بعد کی دعائیں ہاتھ الحاکر دعا
کر سکتے ہیں۔ ہاتھ الحاکن آواب دعائیں
مرحوم پرج فرض نہ ہواں کی طرف سے
بھی کرنا ہوتا ہے؟
ج: جس شخص پر فرض ہوا اس نے اتنا
مال چھوڑا ہو کہ اس کے تہائی حصے سے بعید
کرایا جاسکتا ہے اور اس نے بعید جس
کرنے کی وجہت ہے کی ہوتا ہے تو اس کے
طرف سے بعید کرنا اس کے دارثون
پر فرض ہے جس شخص کے ذمہ جس فرض
تمانگر اس نے اتنا میں چھوڑا ہے جس کی وجہ
اس نے بعید کرنے کی وجہت ہے میں چھوڑا یا
اس کی طرف سے بعید کرنا اس کے دارثون
پر فرض ہے میں چھوڑا یا

دہلی میں آس پر وہ قیام کے لئے بن بیک می نام
فون:

ہول سلام

3281619
3369586
3278973

— دہلی کے شہر پر ازون علاقہ میں واقع نئی بلڈنگ:
— جدید نئی زبردست آزادم وہ کٹا دہ کرے:
— جسنوں ہی ایکٹ ڈیشن:
— ہر کمرے سے مون بھر گرم، ٹھنڈا اگر میں فروز است:
— ہر کمرے میں شیلی فون، جبلی نہ ہونے پر جسٹر کا انتفہ:
— ہر کمرے میں قرآن مجید اور خانے غاز کا انتفہ:
— زمانہ میں اکٹھیں تراویح اور سحری کا انتفہ:
— برد این ڈین کے لئے طالعہ مقصود کرے، سیاہ:
— ہاشم اور الحسنے کا عصدا اللہ صدر
پہنچے گا۔

مناسب داون پر عمدہ سروں پر انصبین — میجر "ہول سلام" ۱۹۹۹ جامع مجلہ ۱۱۱

"کھر سے دو آرام وہ قیام" "ایک می نام" "ہول سلام"

۱۰ نومبر ۱۹۹۸ء

(بقیہ) درس حدیث

ما کا نو ایکٹھوں (۱۴۷۶-۲۹) میں
جو لوگ بخی اسرائیل میں کافر ہوئے ان بیان
اور عیشی میں مریم کی ربانی سے لعنت کی گئی۔
اس نے کافر ماں کرتے تھے اور حصے
تجاذب کرتے تھے۔ اولاد برے کاموں سے
جو وہ کرتے تھے۔ ایک دوسرے کو روکتے
ہیں تھے۔ بلاشبہ وہ براکتے تھے۔
کہاں بخارا خیال ہے کہ اشری مراد ہیں کوہہ بکھر دار
علام رضوی نے قاتے اپنی کتاب "المدخل
الفقیح الحام" میں اس حدیث پر تعلیم لکھتے ہوئے
بادی ہے ادبیات کے رہنے والے میں یہیں بڑی
نیادیتی کرنے والے میں اس کے اصریح کوہہ بکھر
ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باسی آئے اور
عرض کیا اللہ کے رسول آپ نے کچھ بکھر کا دکر
علیہ سلسلے پر اور بعد علم کے مقدوس ہونے اور
پر جنہیں فرمایا، اور ہم لوگوں کا ذکر بے انداز
میں فرمایا ہم میں کیا مزدوری ہے؟
دیکھی یا توں میں لا براہی جس میں علم سیکھنے
اوہ سیکھنا بھی شامل ہے باعث گناہ اور فسیلی کوہہ بکھر
دین کے احکام بتائیں، ان کے اندھے دین کا فرم بیدا
کیا مزادرہ نہ ہی ہے، اگر عام دین عیشی فرض کی
کریں، بھلی با توں کا حکم دیں بری با توں سے روپی
مزدوری ہے کہ لوگ اپنے پوکسیوں سے علم حاصل
سالیں سیکھنے میں کوہہ ای کرے گا تو دلوں کی اسی کے
کریں، دین کی سمجھ پیدا کریں ادیٰ احکامات حکوم کیں
درمنہ میں مزادرہ ہو۔
بادی میں گے۔
ان لوگوں نے کہا، اللہ کے رسول کیا ہم دھون
کو سمجھائیں؟ جو اپنے اپنے بھر بانی بات دھرانی
وہ جو بالکل ملا جوا ہو ایک آپسی ملاقات کا ہوتے
انھوں نے پھر عرض کیا، کیا ہم دوسروں کو سمجھائیں؟
رہنمایا ایک ہی سجدہ میں نماز پڑھا، ایک مدرس
ٹلب علم فرضی ہوئے کے سلسلہ میں مزید
بھرا کے دیبات دھرانی۔
ان لوگوں نے کہا ہمیں ایک سال کی مدت
دیکھیں، آپ نے ان لوگوں کو ایک سال کی مدت دی
ٹلب علم کو اسلام لانے والے سے بھی ملکی ہوں
اور ہر توں سے ہو گریا تو آپ کے اس ارشاد میں
کہ ان کو دینی باتیں بتائیں، سکھائیں، اس کے بعد
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کوہہ بکھر دی۔
آپ کا کہا ہے کہ جو شخصی میں اسلام لئے اس کو علم
کا حاصل کرنا مزدوری ہے اس لئے کثرت اسلامی
میں جات کی کوئی کنجائیں نہیں اس کی توجہ ملائی
ڈبلف ہما غصہ اور کاملوا لیٹڈون،
ہمیں دھی ہے ہو فا ہے۔

ارشاد بیانی ہے "انہا پالسیور پت" ۱۹۹۸ء
کے یہ حدیث مختلف علمیوں سے روایت کی گئے ہے۔

کاملوا لیٹڈون عن پلکنڈو لیٹڈون
ارٹ نومبر ۱۹۹۸ء

مطلاعِ مبین

تبصرہ کیجئے کتابوں کے دنخواں کا آناضوری ہے!

لہذا انھیں ذہل کے نقش سے درست کرنے کی ضرورت اور آئندہ ایڈیشن میں اس کا خیال رکھیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔

متوسطہ سلفریہ	علت	صیغہ
۱۰	دوسو	۸۲۱۶ء
۲۱	دو	۸۲۱۷ء
۲۲	طرح	۸۲۱۸ء
۱۵	۶۸	۸۲۱۹ء
۱۳	۷۸	۸۲۲۰ء
۶	۱۱۵	۸۲۲۱ء
۳	معطون	۸۲۲۲ء
-	یقین	۸۲۲۳ء
۵	سریت	۸۲۲۴ء
۲	ابد	۸۲۲۵ء
۳	دونوں	۸۲۲۶ء
۱۹	تلفیں	۸۲۲۷ء
۱	بارہ	۸۲۲۸ء
۸	محمد	۸۲۲۹ء
۲۱	محمد عزیز	۸۲۳۰ء

تصنیفات کا تعارف نہایت سلیقہ
نام کتاب: موسیٰ قوم اپنی تاریخ کیائیں میں
کے ساتھ تھے اور عالم فہم
نام مؤلف: مفتی محمد ذیور روی
زبان میں مفتی محمد ذیور روی نے
سفراں: ۱۹۵۲ء تیت علیور پڑھے
لے کاپت: کتب خانہ عزیز اردو بازار دہلی
یہ حقیقت ہے کہ تو موسیٰ کی تاریخ علم و مل
کو ان سروان کار صاحبین اور مبلغین کے
بین جو جدوجہد اور زخم و بذم سے تکلیف پاتی ہے
ایمان افسوس حالات پڑھیں گے، جنہوں
جو تو میں پائیں کہ کاروں حالات سے جس قدر
آزادت ہوتی ہیں وہ اسی تقدیر سرینہ ہوتی ہیں
روشن کر کے اپل طاقتوں سے سنجھ آزمائی
مزین ہند میں متولد مسلم تو میں آباد ہیں
ان قومیں میں ایک طبقہ "موسیٰ قوم" کے نام سے
مشہور ہے جو معرفت کے مختلف علاقوں میں
آباد ہے اور ارباب اپنے نظر کی نگاہ
میں باعث ہے اس قوم کی دینی رسمیت کے
یہ سیدکیریوں سے پیر شاعر مولانا حمذیہ
مولانا محمد عزیز پاپوری حجم اللہ کو پیدا فرایا، ان
بزرگوں نے موسیٰ قوم کے اندر ایمان اور اسلام
کی روح پھونک دی اور بوری قوم کو شکر
و بعد افتخارات و جمالت کی تاریکیوں
سے ان کا اسلام میں پائیزہ و خدمات اور رحموت
و تسلیع سے مونگر دیا۔

شہریت حقیقی صداقت اور عزمیت کے
نمونہ شہریت کے مختلف علاقوں میں
آباد ہے اور ارباب اپنے نظر کی نگاہ
میں باعث ہے اس قوم کی دینی رسمیت کے
یہ سیدکیریوں سے پیر شاعر مولانا حمذیہ
مولانا محمد عزیز پاپوری حجم اللہ کو پیدا فرایا، ان
بزرگوں نے موسیٰ قوم کے اندر ایمان اور اسلام
لئے کاپت: مکتبہ ندویہ پوسٹ بکس ۱۹۷۰ء کھٹکوں
اس میں بہت کی نیت ادب علمی و دینی
حقوق میں حضور مأموریت کے اندر موسیٰ
شیاطین کے بارہ میں صیغہ اسلامی نقطہ نظر کوں
تو میں نہ صرف پیدا کر کی زکاہ سے دیکھو
کے ساتھ پیش کیا جائے یہ کتاب
جانات کا بیان اسی سلسلہ کی ایک کتابیاں
جائے گی۔ بلکہ اس پر عمل کرنے کی کوشش
لیزی غذائی کتاب میں ایڈیشن کتابوں کے
حوالوں کے ساتھ موصیٰ مکمل تاریخ اور
پاپوں کے ساتھ موصیٰ مکمل تاریخ اور توہینی
کہاں باؤں کا تذکرہ، ان کی سوانح حیات اور
موضع کا کافی حصہ تک آگہرا اور وسیع مطالعہ
(باقی صفحہ ۲۴۷ پر)

سیرہ محمدی کا اوكھا واقعہ خود ایک معجزہ ہے

غیرہ شیخ علی طنطاوی

سیرت رسول اکرمؐ میں ایک اوكھا واقعہ ہے کہ کوئی بوبیں پاٹی نہیں ملے جس کو میں نے مزار پر مجاہدین کی ریاہ خود میں اسی طرح کیا ہے اسی طرح کیا ہے کہ امیر کریم ویکریک بڑا جو بھروسہ کی آنکھیں مغلیں وہ اوكھا دا قریب ہے کہ جب آپ نے محبت مدینہ کا ارادہ فرمایا تو علیہ بھروسہ کی باری برائی دستاویز و سچنٹھ کر کے ایسا طالب کو اپنا نائب مقرر فرمایا تاکہ وہ انہیں کیا دیا جائے میں کوئی ایک دوچھوڑی میں ویکریک بدلے جائے میں کوئی ایک خلاف کو کاروں کے ایک ساتھ کے ایک دوسرے کے لئے کاروں کے مالکوں تک پہنچا دیا جو آپ کے پاس رکھی تھیں سیرت باکہ دا قائم ہایت علو طلب کو بطور امانت رکھی جس کے خواجہ ہوئے کا ایک دوچھم کشائے۔

کیے تھے ایں قریش کو وہ اپنے مال اور خانہ تو بھی ان اخلاق کے بہب دیکے سے نہ در کو اپنے کے پاس بطور امانت رکھتے تھے حالانکہ اسے جو ان خوبیوں کا ملک پو اور اسی پر ایسا اعتماد اور عقلم تزالیہ ہیں جس کی تاریخ اسی ایک ایسا طالب کی وجہ سے پھر کوئی ایک شاہ بھی ایک مشکل پہنچنے میں بودھنی تھی وہ کسی پر غصی شہیں بلکہ نارت میں اسی کا انیز شہیں تھا۔ ایک عرف مجہوں کے نزدیک بھت بتاتے تھے اوس کے موجودوں کو ہماں قریدیتے تھے اور ان کے حالات میں بھی رات و خرافت کو لون کو اکٹھی کی جاتی ہے۔

حمد

حمد حبیب رہب پر نسبت گذشتی
لکھنؤں میں حمد سیری اے خدا
جو کو وہ لطفا د بیال کو وہ عطا
ہے زین و آسمان، یہ کوہ سار
تیس کی قدرت کے افشاں ہیں بے خمار
یہ جہاں آپ د گل، یہ رنگ د گو
اوہ آپ کے حلقوں کو ایک جسمانی حلقوں پہنچاتے
ہیں ایں یہ بیضام نیسا سزا سزا زار
خورے دیکھے کوئی راست و مسیر
تیرے بھوٹ خان آتے ہیں انکے
تو دل رنگوں کے علم خوار ہے
تیسی دعوت بر رنگ بسیار ہے
تو ہے خاق، تو ہے ب کا کار بار
دل شکست کا دل بھور کھٹے
نام ہو یاتا ہے تیرا جو دشام
بس دی پائے کھجور کے جن میں عام
نبہہ توحید سے گوئی فضا
سر صور وہم و گلائیں تو کرا دیت ہے اس کا بھی یعنی
بس دل دیکھ کر ہے اسی
تیرے در کا دھر ہے ادنی کدا

اس کے باوجود وہ لوگ ہے تھے کہ بیال
اپنے کے پاس بطور امانت رکھتے تھے اور آپ بھٹا
ان کے بے پناہ مظلوم کے باوجود کیسے ان کے مال
کی خلافت کر رہ تھے؟